بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلِ سنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہما

دشمنِ احمد پہ شدّت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

مدارِ نجات

از

شیخ الادب حضرت مولانا رضوان احمد صاحب رضوی شریفی
مہتمم الجامعۃ البرکاتیہ، برکات نگر، گھوسی ضلع مئو، یوپی

باہتمام: خلیفہ حضور بدرِ ملت و حضور تاج الشریعہ
حضرت مولانا عبد الصمد قادری رضوی
قادری منزل، رفیع گنج، اورنگ آباد (بہار)

ناشر
تنظیم فیضانِ اعلیٰ حضرت
سیونڈیہہ، آزادنگر، ضلع بکارو (جھارکھنڈ)

Scanned by CamScanner

مسلک احمد رضا

از: الحاج عرفان رضا قادری، ضلع چھپرہ بہار

نقش پائے مصطفےٰ ہے مسلک احمد رضا
بالیقیں راہ خدا ہے مسلک احمد رضا

رب تعالیٰ کی عطا ہے مسلک احمد رضا
راہ پاک مصطفے ہے مسلک احمد رضا

جان وقلب فاطمہ ہے مسلک احمد رضا
نور چشم مرتضی ہے مسلک احمد رضا

دردمندوں کی دوا ہے مسلک احمد رضا
غم زدوں کا آسرا ہے مسلک احمد رضا

مرتبہ اونچا تیرا ہے مسلک احمد رضا
دو جہاں تجھ پر فدا ہے مسلک احمد رضا

ذکر تیرا انجمن میں ذکر تیرا ہر چمن میں
واہ کیا ہی ہو رہا ہے مسلک احمد رضا

مسلک حق جس کو کہتے ہیں سبھی اہل سنن
ہاں یہی وہ حق نما ہے مسلک احمد رضا

حفظِ ناموس رسالت کے لیے دن رات یہ
اک ہمالہ بن گیا ہے مسلک احمد رضا

دین حق، دین صحابہ، دین غوث پاک ہے
اور دین مصطفے ہے مسلک احمد رضا

دین وایماں کی حفاظت دور کفر وشرک میں
بالیقیں یہ کر رہا ہے مسلک احمد رضا

آخرت روشن ہے اس کی قبر بھی پر نور ہے
دل میں لے کے جو گیا ہے مسلک احمد رضا

روزِ محشر عاصیوں کو دیکھیے ہاں دیکھیے
باغ جنت لے چلا ہے مسلک احمد رضا

اب نکل سکتا نہیں ہے عاشقوں کے قلب سے
قلب وجاں میں بس چکا ہے مسلک احمد رضا

کیا مٹا پائیں گے اعدا تجھ کو اس سنسار سے
تیرا حافظ تو خدا ہے مسلک احمد رضا

دشمنان مسلک احمد رضا مٹ جائیں گے
نہ مٹے گا نہ مٹا ہے مسلک احمد رضا

بحر طوفاں میں بھی قائم سنیو! اس پر رہو
کہ یہی راہ خدا ہے مسلک احمد رضا

کہہ دیا ہے برملا یہ قادری عرفان نے
اولیا کا راستہ ہے مسلک احمد رضا

جان و دل کیوں نہ کرے عرفاؔن بھی اس پر نثار
کہ رہ خیرالوریٰ ہے مسلک احمد رضا

Scanned by CamScanner

بفیضِ روحانی

تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہما

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

مدارِ نجات

از

شیخ الادب حضرت علامہ مولانا رضوان احمد صاحب رضوی شریفی
مہتمم الجامعۃ البرکاتیہ برکات نگر گھوسی ضلع مؤ یوپی

باھتمام

حضرت مولانا صوفی عبدالصمد قادری رضوی، قادری منزل رفیع گنج اورنگ آباد (بہار)

ناشر:۔

تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت، سونڈیہہ آزاد نگر ضلع بکارو (جھارکھنڈ)

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ مدارِ نجات

نام مؤلف:۔ حضرت علامہ مولانا رضوان احمد صاحب قبلہ رضوی شریفی مدظلہ العالی

بسعی جمیل:۔ مجاہد سنیت حافظ قاری محمد اظہار صاحب قادری رضوی سونڈیہہ بکارو
ممبر جماعت رضائے مصطفےٰ بکارو

موبائل نمبر:۔ 7004816352,9764135477

طباعت:۔ بار چہارم

سال اشاعت:۔ محرم ۱۴۴۱ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۹ء

کمپوزنگ:۔ رضا کمپیوٹر مسجد بی بی جی بریلی شریف Mob:9557580281

ناشر:۔ تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت سونڈیہہ آزاد نگر ضلع بکارو (جھارکھنڈ)

تعداد:۔ ۱۱۰۰ر گیارہ سو

ہدیہ:۔ دعائے خیر

کتاب ملنے کے پتے

غلام حسین قادری رضوی، ضلع بکارو (جھارکھنڈ)9031914037
A/Z جنرل اسٹور۔ آزاد نگر سونڈیہہ
شیدائے تاج الشریعہ ڈاکٹر ۹۲ الیاس صاحب نوری
131 وجے نگر کانپور Pin 208005 (U.P)
غلامان تاج الشریعہ 16/1 ایم ایس روڈ راجہ بازار کولکاتا
Mob: 6290386712

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

شرفِ انتساب

میں اپنی اس قلمی کاوش کو مجدد اعظم تاجدار اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے پیر و مرشد شہزادۂ اعلیٰ حضرت عالم ربانی حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفٰے رضا خاں صاحب قبلہ قدس سرہ اور استاذ العلماء جلالۃ العلم سیدی و استاذی علامہ مولانا حافظ عبد العزیز صاحب قبلہ محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے اسمائے گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔رضوان احمد نوری شریفی

عالم اور درویش کو کیسا ہونا چاہیے

عالم اور فقیر احکام اللہ و احکام الرسول کے خلاف ہرگز کلام نہ کرے کہ خلاف شرع مطہر بات کرنے والے کے اعمال سب برباد کردیئے جاتے ہیں۔کم بولنے کے یہی معنی ہے۔امتیاز حق و ناحق کی تعلیم عالم اور فقیر کا شیوا ہے۔جس عالم اور فقیر نے امتیاز حق و ناحق کے موقع پر اگر اپنی زبان کو خلق میں بدنامی کے خوف سے روک رکھا تو وہ عالم و فقیر نہیں بلکہ گونگا شیطان ہے کہ عبد کا خوف کرتا ہے اور خالق سے نہیں ڈرتا۔

(شاہ علم الہدیٰ اورنگ آبادی)

کتبہ عبد الصمد قادری ۲۶/۱۱/۱۴۴۰ھ

تقریظ جلیل

فقیہ عصر شارح بخاری حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ و الصلوٰۃ و السلام علی حنبیہ و آلہ و صحبہ

ہر واقف کار جانتا ہے کہ کلمہ گو طبقے میں متعدد فرقے پیدا ہو چکے ہیں جن میں سے ہر فرقہ اپنے آپ کو حق سمجھتا ہے اور اپنے سوا دوسرے تمام فرقوں کو باطل پر، اگر یہ بات نہ ہوتو فرقوں کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہ ہو اور مختلف فرقوں کے آپسی اختلافات عقائد سے متعلق ہیں، اگر ان سب کے عقائد مختلف نہ ہوتے تو پھر فرقہ بندی کا کوئی معنیٰ نہیں رہ جاتا، دوسری صدی ہجری ہی سے حنفی، مالکی، شافعی اور پھر تیسری صدی سے حنبلی مذاہب مدون ہو چکے تھے اور ان چاروں اماموں کے مخصوص مقلدین اور پیروکار تھے مگر یہ اختلافات فروعی مسائل تک محدود تھے بنیادی عقائد میں سب متفق تھے اور سب اپنے کو اہلسنت و جماعت کہتے تھے، لیکن اس دور میں ایسے مختلف فرقے پیدا ہو گئے ہیں جن میں بنیادی عقائد کا بھی اختلاف ہے اسی بنیاد پر ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو ناجی سمجھتا ہے اور دوسرے کو باطل پر سمجھتے ہوئے جہنمی کہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اختلاف کی اسی نوعیت کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ ہر کلمہ گو حق پر ہے اور سب ناجی ہیں حقائق کو جھٹلانا ہے۔ لیکن خصوصاً ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے ظاہری تقدس کو استعمال کر کے یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہین کہ ہر فرقہ حق پر ہے اور ناجی ہے، کسی کی تکفیر یا تذلیل جائز نہیں، کسی کا رد کرنا درست نہیں، جبکہ یہ

Scanned by CamScanner

بات عقلی طور پر بھی حماقت ہے اور شرعی طور پر بھی باطل اس لئے کہ حدیث صحیح میں فرمایا گیا۔

" ستفترق امتی علی ثلث و سبعین فرقة کلهم فی النار الا واحدة"

بہت جلد میری امت میں تہتر فرقے پیدا ہوں گے سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں جب حسب تصریح حدیث سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں تو سب کو حق ماننا ان کے رد کو روکنا ان کے ساتھ بھائی چارگی کرنے کا حکم دینا اور سب کے پیچھے نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم دینا سب سے شادی بیاہ کرنا اور کرانا اور سب کی نماز جنازہ پڑھنا اور پڑھانا حقیقت میں اس حدیث پاک کو جھٹلانا ہے، گمراہ مذہبوں کے بارے میں خود حضور اقدس ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے۔

" ایاکم و ایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" (مسلم، مقدمه)

اپنے آپ کو ان سے دور رکھو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور ارشاد فرمایا:

" ولا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم ولا تناکحوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا لقیتموهم فلا تسلموا علیهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا علیهم"

نہ ان کے پاس اٹھو بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو بیمار پڑجائیں تو انہیں دیکھنے نہ جاؤ ملاقات کرو تو انہیں سلام نہ کرو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان کی جنازے کی نماز پڑھو۔

نیز ارشاد فرمایا۔

" من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام"

جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم کی اس نے اسلام ڈھانے پر قطعی مدد کی۔

Scanned by CamScanner

اس لئے یہ کہنا کہ سب حق پر ہیں، سب ہمارے بھائی ہیں اسلام کی روح کو مسخ کرنا ہے ان فرقوں میں سب سے خطرناک اور چالاک دیوبندی فرقہ ہے یہ اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں حتی کہ قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی بھی کہتے ہیں اور سنی بھی کہتے ہیں اسلئے ناواقف مسلمان کو بہت جلدی شکار کر لیتے ہیں پھر ان کا خطرہ اس طرح اور بڑھ جاتا ہے کہ کچھ سنی بننے والے عالم مفتی پیر کہلانے والے بھی عوام کو یہی سبق دیتے ہیں کہ دیوبندی گمراہ نہیں، بدعقیدہ نہیں صحیح العقیدہ مسلمان ہیں ان سے شادی بیاہ کروان کے پیچھے نماز پڑھو، آج کل چونکہ دنیاداری غالب ہے اس لئے لوگ بہت جلد اس خوشنما فریب میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر کسی پیٹی میں ننانوے ٹماٹر اچھے ہوں اور ایک سڑا ہو تو یہ کبھی نہ ہوگا کہ ننانوے اچھے ٹماٹر اس سڑے ہوئے ٹماٹر کو اچھا کردیں یا اس سے متاثر نہ ہوں، ہوگا یہی کہ وہ ایک سڑا ہوا ٹماٹر ننانوے اچھے ٹماٹر کو خراب کردے گا۔ اب سوچئے اگر پیٹی میں بہتر (۷۲) سڑے ہوئے ہوں اور ایک اچھا ہو تو کیا حال ہوگا۔

نہایت واضح بات ہے کہ جب ان مختلف فرقوں کے درمیان ایسے بنیادی اختلافات ہیں جن کی بنا پر بہتّر فرقے جہنم کے مستحق ہیں تو عقل مندی اور دینداری کا تقاضہ یہ ہے کہ ٹھنڈے دل سے دیانت داری کے ساتھ یہ ذہن میں رکھ کر کہ ہمارے ساتھ ہمارا عقیدہ اور ہمارا عمل جائے گا ڈھونڈ کر نکالیں کہ وہ ایک فرقہ کون ہے جو جنت میں جائے گا اور جنتی جہنمی دونوں فرقوں سے نذرانہ ملنے کی امید پر یا چندہ ملنے کی آس پر یکساں روابط رکھنا حقیقت میں ناجی فرقہ سے نکل کر بہتر گمراہ فرقوں میں داخل ہونا ہے، حضرت علامہ رضوان احمد صاحب نوری شریفی استاذ دارالعلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی نے جب یہ محسوس کیا کہ کچھ لوگ اس مسموم پروپیگنڈے سے متاثر ہو رہے ہیں کہ دیوبندی بھی حق پر اور سنی بھی حق پر ہیں دونوں صحیح العقیدہ مسلمان ہیں سب کے پیچھے نمازیں پڑھو سب کا جنازہ پڑھو سب سے

Scanned by CamScanner

شادی بیاہ کرو تو اپنی غیرت ایمانی کے تقاضے کی بنیاد پر بڑی عرق ریزی سے زیر نظر رسالہ لکھا ہے، انہوں نے بالاختصاص دیوبندیوں کے ان عقائد کو تحریر کیا ہے جن کو سن کر ہر مسلمان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اللہ کے محبوب کی شان میں دیوبندیوں نے کیسی کیسی جسارتیں کی ہیں، پھر اس کے بعد صلح کلیوں کے بارے میں بھی بہت عمدہ پیرائے میں بتایا ہے کہ صلح کلیت حقیقت میں الحاد کی شاخ ہے اور مذہب کی روح کو فنا کرنے کی کوشش ہے۔

اس سلسلے میں جان بوجھ کر کھلے ہوئے دیوبندی بھی اور چھپے چھپائے سنیت کا لبادہ اوڑھنے والے دیوبندی بھی اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر کا مسئلہ بار بار اٹھاتے ہیں جبکہ اس کا مکمل، مفصل جواب علماء اہلسنت بار بار دے چکے ہیں۔ مثلاً (الموت الاحمر، اطیب البیان، العذاب الشدید، ناموس رسالت، احوال واقعی وغیرہ) لیکن اس کے باوجود دیوبندی بھی، اور دیوبندیوں کے کارساز صلح کلی بھی اس کو بار بار چھیڑتے ہیں چونکہ یہ مسئلہ کفر و اسلام کا بہت دقیق ہے بعض جگہ اس کی دقتوں کو عوام تو عوام علماء بھی نہیں سمجھ پاتے، اس چیز کو دیوبندی بھی جانتے ہیں لیکن یہ شاطر قوم اپنے اکابر کو کفر سے بچانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتی رہتی ہے ہے انہیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا اور شرع میں اس کی کیا حیثیت ہے ان کا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ عوام کو الجھا کر اپنے اکابر کے کفریات سے توجہ ہٹا دی جائے، اس موضوع پر علامہ موصوف نے بہت سنجیدگی کے ساتھ بہت آسان طرز سے تحریر فرمایا ہے امید ہے کہ جو لوگ اس باب میں واقعی ذہنی خلفشار میں مبتلا ہیں ان کو پورا اطمینان نصیب ہو جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ علامہ موصوف کو اسلام و مسلمین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین۔

محمد شریف الحق امجدی

۲۳/ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ

Scanned by CamScanner

تقریظ جلیل

ممتاز الفقہا محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری مدظلہ العالی
شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

”یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم و ایاھم لا یضلوانکم ولا یفتنونکم“

آخر دور میں کچھ فریب کار بڑے جھوٹے تم کوایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی نہ تمہارے باپ دادا نے، ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دینا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ بنادیں اور بدعقیدہ نہ بنادیں۔

فرقہ وہابیہ کی تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، اورتحذیر الناس وغیرہ ایسی ہی کتابیں ہیں جن کے مندرجات مسلمانوں کے موروثی عقائد وافکار سے مختلف ہیں اسلئے حدیث مذکور کی روشنی میں یہ فرقہ دجل وفریب اور کذب وافتراء کا مجموعہ ہے، مسلمانوں کواس فرقہ سے دور ونفور رہنا حکم الٰہی کے عین مطابق ہے۔ ہندوستان میں اس فرقہ کا سب سے زیادہ عیار گروہ دیوبندی جماعت ہے، یہاں حنفیوں کی اکثریت ہے اس لئے یہ لوگ حنفی مسلمانوں کواغواء کرنے کے لئے حنفیت کے مدعی بنتے ہیں۔

انگریزوں نے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر نے کے لئے بڑے بڑے وظائف

Scanned by CamScanner

(تنخواہوں) پر ان کی پرورش کی ہے اس کے باوجود بعض موقعہ پرست لوگ ان سے صرف میلاد و فاتحہ کا ایک فقہی اختلاف ظاہر کر کے ان سے مقاطعہ کو ناجائز سمجھتے ہیں اور ان کے کفری عقائد پر پردہ ڈالتے ہیں اور حقیقت میں یہ مفاد پرست لوگ مسلمانوں کو دیو بندیوں کا شکار بنانے میں چارہ کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی کہتے ہیں کہ دیو بندی علماء کو تکفیر و تحقیر سے کیا ملے گا، ان کا عمل ان کے ساتھ، تمہارا عمل تمہارے ساتھ کبھی یہ کہتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہو، اور اکثر یہ فریب دیتے ہیں کہ اگر کسی قول کے سو پہلو ہوں جن میں ننانوے کفر کے اور ایک بچت کا تو اس کو کافر نہ کہا جائے۔

حالانکہ یہ سب باتیں عوام کو فریب دینے کے لئے کہی جاتی ہیں کیونکہ یہ تو صحیح ہے کہ ہر آدمی کا عمل اس کے ساتھ ہے، مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی چوری کرے تو اسے چور نہ کہو بلکہ اسے دیندار پرہیزگار سمجھو اس لئے جب کوئی کفر بکے گا تو اس کو کافر نہ کہنا کفر کو اسلام سمجھنا ہے جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کافر کو کافر نہ مانیں تو اسلام کے احکام پر عمل کیسے ہوگا مثلاً کافروں سے دوستی حرام ہے، ان کی نماز جنازہ حرام، ان سے نکاح حرام و باطل، ان سے جہاد لازم، یہ سب احکام کافر کو کافر ماننے ہی پر موقوف ہیں۔

اس طرح اگر کسی عبارت کا ظاہر کفر ہے اور بعید ترین تاویل سے اس کی بچت کی راہ ملتی ہو تو قائل کی تکفیر میں توقف کیا جائے گا اس کا معنی یہ تو نہیں ہے کہ اسے مومن خالص سمجھ کر اس سے دوستانہ گانٹھا جائے۔ شفا شریف اور اس کی شرحوں میں نیز فتاویٰ شامی وغیرہ میں ہے کہ مبتدع اگر فقہاء کے قول پر کافر ہے اور متکلمین اور محتاط علماء کے قول پر (بعید ترین تاویل کی وجہ سے) کافر نہ قرار پائے تو گمراہ اور گمراہ گر ہے، شامی میں تو یہاں تک ہے کہ اگر قاضی اس سے گمراہی پھیلنے کا خطرہ محسوس کرے تو اسے قتل کر دے۔ اس کا جواب مداہنت پسند مولویوں

Scanned by CamScanner

کے پاس کچھ نہیں ہے کہ تاویل ضعیف کی وجہ سے اگر کسی خاص دیوبندی کی بچت ہو رہی ہو تو اسے گمراہ اور جائز القتل کیوں قرار دیا گیا ہے۔

پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ سو میں سے بچت کا ایک پہلو نکلنے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ جس کی بات میں کفر سے بچنے کا ایک پہلو بھی نہ ہو تو اسے بھی کافر نہ کہو، دراصل دیوبندیوں کے کفر صریح پر پردہ ڈالنے کے لئے یا اہلسنت کے عناد میں ایسی رکیک باتیں گڑھ لی جاتی ہیں۔ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

حفظ الایمان، براہین قاطعہ، اور تحذیر الناس کی کفری عبارتوں میں تاویل کا کوئی ضعیف ترین پہلو بھی نہیں اس لئے آج تک پوری امت دیوبندیت ان میں کوئی تاویل نہ نکال سکی اور تحریف کو تاویل نہیں کہا جاتا ہے۔

حضرت مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی نے انہیں گوشوں کو واضح کیا ہے تاکہ موقع پرست فریب دینے والوں کی فریب کاری بے نقاب ہو جائے اور اصل صورت حال سے واقفیت کے بعد بھولے بھالے مسلمانوں کو شکار بنانا متعذر ہو جائے مولائے قدیر مولانا موصوف کی سعی کو سعی مشکور بنائے اور تحفظ ایمان کا ذریعہ بھی۔

واللہ الھادی الی سبیل الرشاد وھو الموفق.

ضیاء المصطفیٰ قادری

۱۴ رصفر المظفر ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۰ ر جون ۱۹۹۸ء

خطوط و آراء

محب گرامی مولانا رضوان احمد شریفی زید فضلکم

سلام مسنون مزاج گرامی؟

آپ کی تازہ کوشش،''مدار نجات'' موصول ہوئی، عنایت کا شکریہ بالاستیعاب پڑھا، آپ نے ایک اہم موضوع کو اختصار و جامعیت کے ساتھ سر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور ہم لوگوں کے سر سے ایک بڑا قرض اتارا ہے، فجزاک اللہ عنا و عن المسلمین خیر مایجزی العاملین لوجھہ الکریم. والسلام

محمد احمد مصباحی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور۔ ۵ر صفر المظفر ۱۴۲۰ھ ۲۲ر مئی ۱۹۹۹ء شنبہ

مجی گرامی قدر حضرت مولانا رضوان احمد شریفی صاحب

شیخ الادب دار العلوم شمس العلوم گھوسی مئو

سلام و رحمۃ!

آپ کی مصنفہ کتاب ''مدار نجات'' عرصہ قبل موصول ہوگئی تھی، بیچ میں ایک صاحب پڑھنے کے لئے لے کر چلے گئے اور جب واپس ہوئی تو میں مسلسل سفر پر چلا گیا آج واپسی ہوئی تو یہ عریضہ حاضر خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید کرتا ہوں کہ تاخیر میری مصروفیت پر محمول کر کے معاف فرمائیں گے۔

کتاب مختصر مگر جامع ہے، اختلافی مسائل کو اس کتاب کی روشنی میں سمجھنے میں کافی مدد ملے گی۔ خدا کرے یہ کتاب قارئین کے لئے مینارۂ ہدایت ثابت ہو، حلقۂ احباب و مخلصین کی خدمت میں مخلصانہ سلام عرض ہے۔ والسلام

غلام یحییٰ انجم مصباحی

ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ہمدرد نئی دہلی ۱۹۹۹/۱۱/۱۶ء

Scanned by CamScanner

حضرت مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی حفظکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی کتاب ''مدارنجات'' کا مطالعہ کیا، بحمدہ تعالیٰ سلیس اور سلجھے ہوئے انداز میں سچے عقائداور گمراہ کن نظریات کے بیان میں ایک وقیع ،بصیرت افروز، اور قابل مطالعہ کتاب ہے، ایمان کی تشریح، اس کے شرائط، اس کے مقتضیات کو اسلاف کرام کی تحریروں سے ایسا روشن و آشکارا کیا گیا ہے کہ انصاف پسند اور طالب حق کے لئے شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

رسالہ مذکور لاریب اسم بامسمی ہے، ایک مومن کی متاع حیات ، سرمایہ زندگی حاصل سعی یہی ہے کہ وہ مواخذۂ آخرت سے نجات پاجائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب مدارنجات کو وہ اچھی طرح سمجھ لے، میں نے اس رسالہ کو از اول تا آخر بالاستیعاب مطالعہ کیا، الحمد للہ عقائد حقہ صحیحہ پر مشتمل پایا! اگر ناظرین گروہی عصبیت سے بالاتر ہوکر پڑھیں گے تو اسے اپنے قلب وضمیر کی آواز اور باطن کی پکار سمجھیں گے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اسے قبول تام عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی قلمی خدمات سے مزید مستفیض ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم ۔ فقط والسلام خاک پائے اولیاء: عبدالرحمٰن، خادم الحدیث الشریف، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو ۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

۸۶/۹۲ء

کرم فرما و کرم گستر حضرت علامہ رضوان احمد صاحب قبلہ شریفی نوری مدظلہ و دام فیضہ۔ سلام مسنون

آپ کی گراں مایہ تالیف ''مدارِ نجات'' دستیاب ہوئی، امعان نظر (گہری نظر) سے مطالعہ کیا، طبعی سرور، قلبی نور، فکری شعور حاصل ہوا، یقیناً یہ تحقیق و تدقیق کا مرقع ، تقاضائے

Scanned by CamScanner

وقت وضرورت زمانہ کا مداوا، قوم سنیت کے درد کا درماں انمول تحفہ ہے۔ بالخصوص اپنے عنوان کی یگانہ روزگار تصنیف بے مثال شاہکار ہے جس نے تقریباً اسی سال سے وارد ہونے والے اعتراض کا بار اہل سنت وجماعت کے کندھے سے اتار دیا جو قرض تھا۔ جس نے عوام وخواص اہل سنت وجماعت سبھی کو یکساں حیرت واستعجاب کا مجسمہ اور انگشت بدنداں کر رکھا تھا، بلاشبہ مثبت پہلو میں اس سوال کا نفیس حل آپ کا قابل صد تحسین وآفریں کارنامہ ہے۔ دعا ہے کہ رب قدیر اسے رفع شکوک واوہام اور صفائے فکر وذہن نیز جلائے قلب کا ذریعہ بنائے۔ آمین فقط والسلام مع الاحترام محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ، خادم التدریس و الافتاء، طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو ۵؍ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

ایمان ایسی نعمت ہے جس پر آخرت کا سارا عیش و آرام اور دائمی عذاب سے نجات موقوف ہے اگر ایمان محفوظ ہے تو کوئی کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو وہ بالآخر بخشا جائے گا۔ اس کو دائمی عذاب سے نجات ملے گی، اور جنت کی بہاریں اس کے حصہ میں آئیں گی، مگر ایمان اگر ضائع ہو جائے تو اس کے لئے قطعاً بخشش نہیں ہے اور دائمی عذاب میں گرفتار ہوگا جس سے کبھی رہائی نہیں مل سکتی، اس عذاب سے تجوریوں میں رکھا ہوا مال دنیا کی رشتہ داری، دوست و احباب اور عوام الناس کی خوشنودی، جھوٹے قائدین والدین اور اولاد ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں دلا سکتا، بلکہ جھوٹے قائدین کل قیامت کے دن اپنے ماتحتوں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ الٰہی ہم نے ان کو گمراہ نہیں کیا تو ماتحت تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہم سب پھر جاتے تو ان سے ہم بھی اسی طرح بیزاری ظاہر کرتے جس طرح سے یہ آج کر رہے ہیں اسی کو قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔

"وَ اِذْ تَبَرَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا وَ رَاَوُ الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَاب وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُا مِنَّا"

جب بیزا ہوں گے پیشوا اپنے پیروؤں سے اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گے ان سب کی ڈوریں کہیں گے پیرو کاش ہمیں لوٹ جانا ہوتا۔ (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی۔

لہذا ایمان کی حفاظت ایک مسلمان کا اولین فرض ہے دنیوی واہ واہی، دوست

Scanned by CamScanner

واحباب کی خوشنودی عوام میں ہر دلعزیزی کے لئے ایمان جو اصل پونجی ہے اسے ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے، برادران اسلام کو چاہئے کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھیں اور وہی نظریات و اعتقادات رکھیں جو صحابۂ کرام ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کے تھے مگر افسوس آج اور آج سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے اور ہیں جو دانستہ اور غیر دانستہ طور پر ایسے جملے استعمال کرتے ہیں جو انتہائی مہلک اور خطرناک ہوتے ہیں۔

مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ کے بارے میں کوئی یہ کہتا ہے کہ ان کے فتوی تکفیر کا کیا اعتبار، ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیا، ان کی مشین میں صرف کفر کے فتوے چھپا کرتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے سوائے فساد پھیلانے کے اور کیا کیا ہے؟ اور کوئی کہتا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی کو کافر کہہ دیا مگر اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہیں کہا بلکہ کفِ لسان کیا حالانکہ اس کا کفر بھی صریح ہے لہذا ہم اشرف علی وغیرہ کو کافر کیوں کہیں گے؟

علمائے اہلسنت کے بارے میں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ لوگ صرف کافر بناتے ہیں مسلمان نہیں بناتے نوبت بایں جارسید کہ اگر کوئی عالم دین صدائے حق بلند کرتا ہے مذہب اہلسنت کی حفاظت کرتے ہوئے اس کی ترویج و اشاعت کرتا ہے تو اس عالم دین سے اگر کسی کو ذاتی پرخاش ہے یا کسی طرح کی اس کے دل میں کدورت ہے تو اس عالم دین کے خلاف سرگرم عمل نظر آتا ہے، اس سے عوام کو بدگمان کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ دین کے معاملہ میں اس کی حمایت کرے مگر نفسانیت مانع بن جاتی ہے، اس لئے عالم دین سے کدورت رکھنے والا اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس سے بدگمان کرتا ہے اور ایسی باتیں کرتا ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عالم دین نے

Scanned by CamScanner

عبث اور بے کار کام کیا ہے۔

الغرض اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور علمائے اہلسنت کے بارے میں جو نازیبا جملے استعمال کئے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ دلخراش، لرزہ خیز اور روح فرسا جملے سن کر کوئی قوم مسلم کا ہمدرد اور بہی خواہ ضرور فکر مند ہوگا، کہ قوم مسلم کو ان ایمان سوز جملوں سے باز رکھا جائے اور ان کے سامنے حق و باطل کو اس انداز سے پیش کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے حق و باطل میں امتیاز کرسکیں اور جان لیں کہ وہ جن جملوں کو استعمال کررہے ہیں کس قدر مہلک اور خطرناک ہیں۔

لہذا یہ کتاب بغیر کسی دنیوی غرض سے خالصۃ لوجہ اللہ لوگوں کی رشد و ہدایت کیلئے تحریر کی گئی ہے، اس کتاب کے پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے تعصب کی عینک اتارلیں اور رشتہ داری، دوستی اور پیری مریدی کے رشتہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کا خوب غور سے مطالعہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو عقل کی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے اس سے فیصلہ کریں، اور جو حق سمجھ میں آئے اس کو قبول کرتے ہوئے باطل سے دور رہیں۔

اخیر میں اپنے کرم فرما محسن قوم وملت مبلغ سنیت محترم عالی جناب الحاج محمد بہادر خاں صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے محض سنیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے طباعت کا سارا بار اپنے ذمہ لے کر میری حوصلہ افزائی فرمائی دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلیٰ آلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین۔

رضوان احمد نوری شریفی، خادم الجامعۃ البرکاتیہ گھوسی ضلع مئو (یوپی)

Scanned by CamScanner

ایمان کس کو کہتے ہیں؟

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور و معروف کتاب شرح عقائد نسفی جو عرصۂ دراز سے تمام مدارس اسلامیہ میں پڑھائی جاتی ہے اس میں ایمان کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

" ان الایمان فی الشرع هو التصديق بما جاء به الرسول ﷺ من عند الله تعالیٰ ای تصديق النبی بالقلب فی جميع ماعلم بالضرورة مجیئه به من عند الله تعالیٰ اجمالاً" (صفحه ۱۱۹)

یعنی شریعت میں ایمان کہتے ہیں سچے دل سے ان تمام باتوں کی اجمالاً تصدیق کرنے کو جن کے بارے میں بدیہی طور پر معلوم ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں۔

ابھی میں نے جو عبارت نقل کی ہے اس میں الضرورۃ کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب سمجھنے کے بعد ہی آپ واضح طور پر ایمان کا مطلب سمجھیں گے شرح عقائد نسفی کی مشہور و معتبر شرح النبر اس جو اپنے وقت کے محقق علامہ عبد العزیز فرہادی قدس سرہ کی تصنیف ہے اس میں الضرورۃ کا مطلب بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

" قیل المراد بالضرورة مايقابل الاستدلال فی الضروری کالمسموع من فم رسول الله او منقول عنه بالتواتر کالقرآن و الصلوات الخمس و صوم رمضان و حرمة الخمر و الزنا و قیل اراد بالضرورة الاشتهار بين الخاصة والعامة ضرور یا کان الحكم او

استدلالیا او رد علیه انه یلزم عدم التکفیر من ینکر الحکم القطعی غیر المشتھر بین العامة کحد القذف قد یجاب بتفسیر الخاصة المجتھدین و العامة بسائر العلماء و کتب الشارح علی ھو امش الکتاب ان المراد بالضرورة الیقین فلایکفر بانکار الظنی کالثابت بالاجتھاد ا و خبر الواحد.

اس عبارت میں ضرورت سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں تین اقوال پیش کیے گئے ہیں پہلے قول میں ضرورت سے مراد بداہت ہے یعنی کسی چیز کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہونا دوسرے قول میں ضرورت سے مراد مجتہدین و دیگر علماء یا علماء اور علماء کی صحبت سے شرفیاب ہونے والے عوام کے درمیان مشہور ہونا ہے چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المعتقد المنتقد کے حاشیہ المستند المعتمد میں ضرورت کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جس کو خاص اور وہ عام لوگ جانتے ہوں جو خواص یعنی علماء کی صحبت میں رہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

”والمحققون لایکفرون الا بانکار ماعلم من الدین ضرورة بحیث یشترک فی معرفته الخاص و العام المخالطون للخواص“

تیسرے قول میں ضرورت سے مراد یقین ہے پس پہلے قول کی بنیاد پر وہ چیز جس کا علم بغیر نظر وفکر کے حاصل ہوتا ہے اس کو ضروری کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے دین کی کوئی بات سنی گئی ہو یا وہ بات سرکار دو عالم ﷺ سے اتنے لوگوں نے نقل کیا ہو جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو جیسے قرآن مجید اللہ کا کلام ہے نماز پنجگانہ، رمضان کے روزے فرض ہیں، شراب و زنا حرام ہے۔ دوسرے قول کی بنیاد پر ضروری

Scanned by CamScanner

سے مراد وہ حکم ہے جو خواص (مجتہدین) اور عوام (باقی تمام علماء دین) کے درمیان یا علماء کی صحبت سے شرف یاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہو خواہ وہ حکم نظری ہو یا بدیہی۔

تیسرے قول کی بنیاد پر ضروری سے مراد یقینی ہے بہر حال ضروری کا مطلب یا تو بدیہی ہے یا مشہور یا یقینی لہذا ان تمام عبارتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان نام ہے نبی کریم ﷺ کی ان تمام باتوں میں سچے دل سے تصدیق کرنا جن باتوں کے بارے میں بدیہی یا یقینی طور پر معلوم ہے کہ ان باتوں کو سرکار دو عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائے ہیں یا ان باتوں کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے لانا مجتہدین وعلماء دین یا علماء اور علماء کی صحبت سے شرفیاب ہونے والوں کے درمیان مشہور ہے ایسی تمام باتوں کو ضروریات دین کہتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک بات کو ضروری دین کہتے ہیں۔

یہیں سے کفر کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے یعنی تمام ضروریات دین کا انکار یا بعض ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور انکار کرنے والے کو کافر کہا جاتا ہے اسی طرح اس شخص کو بھی کافر کہا جاتا ہے جو تمام ضروریات دین کی تصدیق تو کرتا ہے مگر اس کے اندر ضروریات دین کی مخالفت اور انکار کی علامت ونشانی موجود ہوتی ہے، چنانچہ اسی طرح شرح عقائد نسفی میں ہے۔

"فلو حصل هذا المعنى لبعض الكفار كان اطلاق اسم الكافر عليه من جهة ان عليه شيئا من امارات التكذيب و الانكار كمالو فرضنا ان احدا صدق بجميع ماجاء به النبی ﷺ و اقربه وعمل به و مع ذالك شد الزنا بالاختيار او سجد للصنم بالاختيار نجعله كافراً لما ان النبی ﷺ جعل ذالك علامة للتكذيب و الانكار لان كونه علامة

للتکذیب ثابت بالاجماع و الاجماع حجة بالحدیث"

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ معنی یعنی بعض کافر تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتے ہوں تو اس کو کافر اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ ان کے اندر تکذیب (جھٹلانے) کی کوئی علامت پائی جارہی ہے جیسے فرض کیجئے کہ ایک شخص نے تمام ضروریات دین کی تصدیق کی ان کا اقرار بھی کیا اور ان پر عمل بھی پھر بھی اس نے بلا اکراہ شرعی اپنی مرضی سے زُنّار (جنیو) باندھ لیا یا بت کو بلا اکراہ شرعی سجدہ کرلیا تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ نبی ﷺ نے اس کو تکذیب اور انکار کی علامت قرار دیا ہے اس لئے کہ اس کا تکذیب کی علامت ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ (اور اجماع حدیث کی روشنی میں حجت اور دلیل ہے)

اس لئے جب کوئی مسلمان ضروریات دین میں سے کسی بات کا منکر یا مخالف ہوتا ہے تو اس کو کافر کہا جاتا ہے اگر چہ وہ باقی تمام ضروریات دین کی تصدیق کرتے ہوئے پوری زندگی عبادت و ریاضت میں گزار دے، چنانچہ فقہ اسلامی کی مشہور و مستند کتاب رد المحتار جو تمام دار الافتاء میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے اور فتوی لکھتے وقت اس کے حوالے بھی دیئے جاتے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے۔

" لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعة کما فی شرح التحریر"

یعنی ضروریات اسلام میں سے کسی چیز میں مخالفت کرنے والا بالاجماع کافر ہے اس کے کافر ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں اگر چہ اہل قبلہ سے ہو یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو اور عمر بھر طاعت میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الھمام میں ہے اور شرح فقہ اکبر جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب فقہ اکبر کی شرح ہے

Scanned by CamScanner

جس کے شارح حضرت علامہ محقق مدقق ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اس میں ہے۔

"فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فی مافیه انکار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه کاستحلال المحرمات اه ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لایجوز تکفیر اهل القبلة بذنب لیس مجرد التوجه الی القبلة فان الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیه الصلاة و السلام اغلط فی الوحی فان الله تعالیٰ ارسله الی علی رضی الله تعالیٰ عنه و بعضهم قالوا ان اله و ان صلوا الی القبلة لیسوا مؤمنین و هذا هوا لمراد بقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلاتنا و استقبل قبلتنا واکل ذبیحنا فذالک مسلم مختصراً"

یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہیں کہا جائے گا مگر اس وقت جب کہ ضروریات دین یا اجماعی باتوں میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو کافر کہا جائے گا جیسے حرام کو حلال جاننا اور پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے علماء جو یہ فرماتے ہیں کہ گناہ کی وجہ سے اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں تو اس سے محض قبلہ کی طرف منہ کرنا مراد نہیں اس لئے کہ غالی قسم کے رافضی بکتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کو وحی میں دھوکا ہوا اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منھ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے تب وہ مسلمان ہے۔

ان عبارتوں سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی مسلمان کسی ضروری دین کا

انکار کردے تو وہ کافر ہوجائے گا اگرچہ وہ قبلہ کی طرف منھ کرکے نماز پڑھتا ہو اور جبہ و دستار کے ساتھ اوراد و وظائف میں مشغول رہتا ہو اسی طرح وہ پوری زندگی بسر کردے مگر وہ مسلمان نہیں، میرے خیال میں اتنی تفصیل کے بعد آپ نے اتنا تو سمجھ لیا ہوگا کہ ضروریات دین کسے کہتے ہیں؟ اور ایمان و کفر کیا ہے؟ لیکن ان باتوں کا اعادہ مختصر انداز میں کردوں تاکہ باتیں تازہ ہوجائیں۔

ضروریات دین:۔ دین کی ان تمام باتوں کو کہتے ہیں جن کا دین سے قطعی طور پر ہونا عوام و خواص سب کو معلوم ہو۔

ایمان و مومن:۔ ان تمام ضروریات دین کو سچے دل سے ماننا اور ان میں سے کسی بات کی مخالفت یا انکار نہ کرنا ایمان ہے، لہذا جو تمام ضروریات دین کو مانتے ہوئے ان میں سے کسی کی مخالفت نہیں کرتا اس کو مومن کہتے ہیں۔

کفر و کافر:۔ ان تمام ضروریات دین کا انکار کرنا ان کو جھٹلانا یا ان میں سے کسی بات کا انکار کرنا یا جھٹلانا کفر ہے لہذا جو تمام ضروریات دین کا منکر ہوتا ہے اس کے اندر انکار کی علامت و نشانی پائی جاتی ہے اس کو کافر کہتے ہیں۔

اب آیئے ان کی عبارتوں کو پڑھئے جن کو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے مقتدر علمائے کرام و ہندو پاک کے مستند علماء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کافر کہا ہے اور خود ہی فیصلہ کیجئے کہ انہوں نے ضروریات کا انکار کیا یا نہیں؟ ذیل میں یکے بعد دیگرے ان کی عبارتیں پیش کی جارہی ہیں۔

(۱) مولوی قاسم نانوتوی کی وہ عبارت جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار ہے یہ ہے۔

''بعد حمد و صلاۃ کے قبل از عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم

کرنے چاہئیں کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام (ناسمجھ لوگ) کے خیال میں رسول اللہ صلعم[۱] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم (سمجھدار لوگوں) پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔'' اسی تحذیر الناس صفحہ ۱۴ پر ہے۔

'' بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔ اور صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے۔

'' بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

مولوی قاسم نانوتوی کی تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کو آخری نبی کے معنی میں لینا صحیح نہیں ہے، یہ تو عوام (ناسمجھ لوگوں) کا خیال ہے آخری نبی کے معنیٰ کو ناسمجھ لوگوں کا خیال بتانا یقیناً سرکار کے آخری نبی ہونے کا انکار کرنا ہوا اس لئے کہ اگر ان کے نزدیک آخری نبی کے معنی میں لینا صحیح ہوتا تو یہ نہیں لکھتے کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا کیونکہ خاتم النبیین کو آخری نبی کے معنی میں لیں اور سرکار دو عالم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو پھر سرکار کو

---

[۱] صلعم لکھنا حرام ہے بلکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا چاہئے (بہار شریعت حصہ اول)

خاتم النبیین کو بہ معنی آخری نبی کیسے کہا جا سکتا ہے؟ ایسی صورت میں خاتمیت محمدی

Scanned by CamScanner

میں فرق ضرور آئے گا کیوں کہ آخری نبی وہ قرار پائے گا جو سرکار کے زمانے کے بعد سب سے آخر میں ہوگا۔ تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ جلد ششم اور فقیہ عصر شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی کی کتاب ''منصفانہ جائزہ'' کا مطالعہ کیجئے، یہاں صرف عبارت اوراس کا جو واضح مطلب ہے اس کو تحریر کیا گیا ہے۔ بہر حال نانوتوی صاحب کی تحریر سے صراحتہ سرکار کے آخری نبی ہونے کا انکار ہو رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جتنے فقہاو متکلمین، مفسرین، محدثین، وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حتی کہ سرور کائنات ﷺ نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی بتائے ہیں وہ سب نانوتوی کے نزدیک (معاذ اللہ) عوام (ناسمجھ لوگ) ہیں، اس طرح اس نے تمام علماء فقہاء صحابہ کرام اور سرکار کی شان اقدس میں سخت ترین گستاخی بھی کی ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے کیونکہ ہر خاص وعام بدیہی اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضور آخری نبی ہیں اور قرآن مجید میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ.

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں خود سرکار کائنات ﷺ نے یہی معنی بہت سی حدیثوں میں بیان فرمائے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو سرکار کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ضروری دین کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر مرتد ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں تحریر فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

"اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات"

یعنی جب کوئی حضور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اس لئے کہ آپ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔

یوں ہی رسول اللہ ﷺ کی توقیر و تعظیم بھی ضروریات دین میں سے ہے اس لئے کہ ہر مسلمان مرد ہو یا عورت تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ سب یقینی اور بدیہی طور پر جانتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ کی تعظیم کرنا اور توہین نہ کرنا ضروری ہے اس کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

" اِنَّا اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ وَ تُسَبِّحُوۡهُ بُکۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا.

بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان سرکار کی شان پاک میں گستاخی کرتا ہے یا شان گھٹاتا ہے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگاتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اس لئے کہ گستاخی کرنا تعظیم کا انکار کرنا ہے چنانچہ امام مذہب سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں تحریر فرماتے ہیں۔

" ایما رجل مسلم سب رسول اللہ ﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ و بانت منہ امرئتہ"

یعنی جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کو دشنام (گالی) دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان

Scanned by CamScanner

گھٹائے تو یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔

اور مولوی قاسم نانوتوی نے آخری نبی ہونے کا انکار کرتے ہوئے تنقیص شان کی اور زبردست قسم کی گستاخی کی لہذا اس نے کئی ضروریات دین کا انکار کیا اس بنیاد پر وہ ضرور کافر و مرتد ہوا۔

(۲) مولوی رشید احمد گنگوہی کی عبارت جس میں اس نے خدا تبارک و تعالیٰ کو جھوٹا کہا ہے وہ عبارت ایک استفتاء کے جواب میں لکھی ہے لہذا استفتاء اور اس کا جواب دونوں ذیل میں درج کیا جا رہا ہے سوال ہوا کہ۔

ایک شخص وقوع کذب باری تعالیٰ کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جھوٹ بولا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور مسلمان ہے تو بدمذہب گمراہ یا وقوع کذب باری تعالیٰ تسلیم کرنے کے باوجود سنی ہے؟ بینوا توجروا۔

اس استفتاء کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے جو جواب دیا ہے یہ ہے۔

''اگرچہ اس شخص نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال (بدمذہب) کہنا نہیں چاہئے کیونکہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علماء سلف کی قبول کرتی ہے، خلف وعید خاص اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے، گاہ وعدہ گاہ خبر یہ سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کو مستلزم ہے انسان اگر ہو گا تو حیوان بالضرور موجود ہووے گا، لہذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو پس بناء علیہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔

(ماخوذ از فتوی مہری دستخطی بحوالہ ردشہاب ثاقب)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس فتوی میں ایسے شخص کو جس کا یہ عقیدہ ہے کہ خدائے

Scanned by CamScanner

تعالیٰ جھوٹ بولا اس کو مسلمان بتایا اور بد مذہب و گمراہ کہنے سے منع کیا حتی کہ سخت کلمہ کہنے سے بھی منع کیا اور اپنی ایک باطل دلیل سے مان بھی لیا کہ وقوع کذب باری تعالیٰ کے معنی درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ تعالیٰ من ھذا.

حالانکہ اللہ تعالیٰ کو وجوبی طور پر سچا اور صادق ماننا ضروریات دین میں سے ہے، قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکی بیان فرمائی ہے، کہیں ارشاد ہے " اَلْمَلِکُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ" (بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا) کہیں ارشاد ہے " سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا" (پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا) اور کہیں ارشاد ہے " سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ" (پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے)

الغرض اللہ تعالیٰ کے پاک اور بے عیب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہر مسلمان ہر خاص و عام سبھی یقینی اور بدیہی طور پر جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بے عیب ہے لہذا اس کی طرف کذب (جھوٹ) کی نسبت کرنا یقیناً کفر ہے۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ رشید احمد گنگوہی نے خدائے تعالیٰ کو جھوٹا کہہ کر کافر و مرتد ہوا یا نہیں؟ اگر آپ مومن ہیں اور جانب داری سے دور ہیں تو ضرور کہیں گے کہ یقیناً وہ کافر و مرتد ہو گیا اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہنے والے کو مسلمان جاننا اور کافر کو مسلمان جاننا خود کفر ہے لہذا مولوی رشید احمد گنگوہی کے کافر و مرتد ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں یقیناً اور قطعا وہ کافر و مرتد ہے۔

(۳) یہی مولوی رشید احمد گنگوہی اور ان کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ میں شیطان اور ملک الموت کے مقابلے میں حضور اقدس ﷺ کے

Scanned by CamScanner

علم کی وسعت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''

براہین قاطعہ کی اس کفری عبارت کا صاف صاف اور واضح مطلب یہی ہے کہ شیطان اور ملک الموت (فرشتۂ موت حضرت عزرائیل) کے لئے علم کا زیادہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن نبی کریم ﷺ کا علم زیادہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور ﷺ کے علم کو شیطان اور فرشتۂ موت کے علم سے کم بتا کر حضور کی شان اقدس میں سخت گستاخی کی ہے سرکار کی شان کو گھٹایا ہے حضور کے علم کو زیادہ جاننے والوں کو مشرک بتایا ہے۔ اور شیطان اور ملک الموت کے علم کو زیادہ ماننے والوں کو مومن بتایا ہے اور آپ کو یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حضور ﷺ کی توہین و گستاخی کفر ہے۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ مزید اطمینان کیلئے شفا شریف فتاویٰ خیریہ وغیرہ مستند اور معتمد کتابوں کی ایک عبارت اور پیش کر رہا ہوں ان کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

''اجمع المسلمون ان شاتمه كافر و من شك فى عذابه و كفره كفر''

یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور پاک ﷺ کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب ہونے اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی

Scanned by CamScanner

کافر ہے۔لہذا جب ان دونوں کی سرکار کی شان اقدس میں توہین وگستاخی ثابت ہوگئی تو ان کے کافرومرتد ہونے میں کوئی شک نہیں یہ قطعاً کافر ہیں۔

(۴)مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے۔

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد کل علوم غیبیہ ہیں یا بعض؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ہر زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے''

اس کفری عبارت کا مطلب یہی تو ہے کہ جو بعض علم غیب حضور کو حاصل ہیں اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ہے ایسا علم تو ہر کس وناکس، ہر بچہ ہر پاگل، ہر چرندوپرند اور کتے گدھے کو بھی حاصل ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت کا صاف اور واضح مطلب وہی ہے جو میں نے ابھی بتایا ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا مطلب نہیں، تھوڑی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی یہی مطلب سمجھے گا، اور حضور کی شان میں کھلی ہوئی گستاخی ہے کیونکہ حضور کے علم غیب کو ہر کس وناکس ہر بچہ وپاگل چرندوپرند ہر چوپایہ کتے اور گدھے کے علم غیب سے تشبیہ دے کر سرکار کی شان اقدس میں شدید گستاخی کی اور آپ کی شان کو گھٹایا ہے لہذا یہ بھی کافرو مرتد ہوگیا۔

ابھی علماء دیوبند کی جو کفری عبارتیں پیش کی گئی ہیں ان کو پھر ایک مرتبہ غور سے پڑھئے اور سوچئے کہ ان عبارتوں کا جو مطلب تحریر کیا گیا ہے کیا اس کے علاوہ بھی کوئی مطلب ہوسکتا ہے؟ اور کیا ان عبارتوں میں حکم اسلام کا کوئی پہلو نکل سکتا ہے؟ اگر کوئی دوسرا مطلب نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اسلام کا پہلو نکل سکتا ہے تو یقیناً ان علماء دیوبند نے

Scanned by CamScanner

ضروریات دین کا انکار کیا ہے، عقیدۂ دینیہ، مسئلہ ختم نبوت کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ سبوح و قدوس کے حق میں جھوٹ جیسے گندہ عیب کو ثابت کیا اور حضور ﷺ کی شان پاک میں شدید ترین گستاخی اور توہین کی تو ایسی صورت میں ان لوگوں کو کافر مرتد کہنا ضروری ہو گیا، اگر کوئی ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں کافر و مرتد نہ جانے تو وہ خود کافر ہو جائے گا اس لئے کہ کافر کو کافر نہ جاننا یا نہ سمجھنا گویا کفر کو اسلام ماننا ہوا اور یہ کفر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر کو کافر جاننا اور مسلمان کو مسلمان جاننا ضروریات دین میں سے ہے اسی لئے جب کوئی کافر کو مسلمان یا مسلمان کو کافر جانتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کافر کو مسلمان جاننا تو کفر ہے ہی کسی قطعی کافر کے عذاب یا کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے چنانچہ اس سے پہلے شفا شریف، فتاوی خیریہ وغیرہ کی عبارت نقل کی گئی ہے جس میں شک کرنے والے کو کافر بتایا گیا ہے چنانچہ حضرت قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اجمع المسلمون ان شاتمه ﷺ کافر و من شک فی عذابه و کفره کفر"

یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور پاک ﷺ کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب ہونے اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

جب ایک قطعی کافر کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا کافر ہو سکتا ہے تو اس کافر کو مسلمان جاننے والا بھی یقیناً کافر ہوگا۔ اور یہ مسئلہ ایسا ہے جس کو علماء اہلسنت اور علماء دیوبند دونوں گروہ جانتے اور مانتے ہیں دونوں مکتبۂ فکر کے ایک ایک عالم کی تحریر پیش کر رہا ہوں تا کہ آپ سمجھیں کہ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا کتنا ضروری

Scanned by CamScanner

ہے اہلسنت کے جلیل القدر عالم دین فقیہ اعظم خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ حضرت مولانا حکیم امجد علی صاحب قدس سرہ اپنی مشہور تصنیف بہار شریعت کے پہلے حصہ میں فرماتے ہیں۔

''مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے (بہار شریعت حصہ اول)

دیوبندی مکتبۂ فکر کے مشہور و معروف عالم دار العلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی نے اپنی کتاب ''اشد العذاب'' میں لکھا ہے۔

''جب ایک شخص نے قطعاً یقیناً ایک ضروری دین کا انکار کیا اور وہ انکار محقق ہو گیا تو اب اس کو کافر نہ کہنا خود بے احتیاطی سے کافر و مرتد ہونا ہے'' (اشد العذاب صفحہ ۹)

ان عبارتوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان جانا جائے یہی وجہ ہے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان علماء دیوبند کو اس وقت کافر کہا جب ان کا کفر آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گیا اور حکم اسلام کیلئے ضعیف سے ضعیف احتمال کی بھی کوئی گنجائش نہ رہی ایسی صورت میں اگر اعلیٰ حضرت انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے لہذا ان پر تکفیر کا فتوی صادر فرمانا ضروری ہو گیا تھا اس بات کا اعتراف اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں نے بھی کیا ہے۔

الفضل ماشهدت به الاعداء

(فضیلت وہی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں)

چنانچہ دار العلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی نے بھی فتوی تکفیر کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔

Scanned by CamScanner

اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھی، اور مولوی اشرفعلی تھانوی واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو (مولانا احمد رضا) خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی **اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے''**

مسلمانو! جب اپنے اور بیگانے سبھی اس بات کے قائل ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے بلا وجہ ذرا ذرا سی بات پر کافر نہیں کہا ہے تو ان پر یہ الزام کیسے درست ہوسکتا ہے کہ انہوں ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیا ان کی مشین میں صرف کفر کے فتوے چھپتے ہیں اور انہوں نے سوائے فساد پھیلانے کے اور کیا کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

انہیں بہتان تراشیوں کی وجہ سے مجدد اعظم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے رسالہ تمہید ایمان میں تحریر فرماتے ہیں۔

''یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناموں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھہتر وجہ سے لزوم کفر ثابت۔ سبحان السبوح (۱) میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا ہے کہ حاشاللہ حاشاللہ ہزار بار حاشاللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں (۲) یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے بھی زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے (فان الاسلام یعلو ولا یعلی)

مسلمانو! تمہیں اپنا دین اور روز قیامت وحضور بارگاہ رحمٰن یاد دلا کر استفسار کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر کا افتراء کتنی بے

Scanned by CamScanner

حیائی کیسا ظلم کتنی گھناؤنی ناپاک بات مگر محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے قطعاً حق فرماتے ہیں۔" اذا لم تستح فاصنع ماشئت " جب تجھے حیا نہ رہے تو جو کچھ چاہے کر۔

ع بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور بعض کو انیس سال ہوئے اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ ورسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃ صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح

(۱) اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب کا نام ہے (۲) مقتدیوں سے مراد نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی اور تھانوی ہیں۔

کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا۔ جس میں اصلا اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف محمل باقی نہ رہے، یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی ان دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھہتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا کہ ہزار ہزار بار حاشا اللہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، جب ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی، جب ان سے جائیداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی حاشا اللہ مسلمانوں کا علاقۂ محبت وعداوت

صرف محبت، وعداوت خدا اور سول ہے جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا، غایت احتیاط سے کام لیا حتی کہ فقہاء کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی رب العالمین وسید المرسلین ﷺ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ " مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَ کُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ" جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا، وذالک جزا الظالمین۔

الغرض جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ اقوال کفریہ انہیں کے ہیں اور ان میں حکم اسلام کے لئے کوئی پہلو نہیں تو بحکم شریعت اسلامیہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کفر کا فتوی صادر فرمایا کیونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو اپنا اور مسلمانوں کا ایمان پیارا تھا اگر وہ انہیں کافر نہ کہتے تو خود ایمان کی نعمت سے محروم ہو جاتے اور بھولے بھالے مسلمان بھی ان علماء دیوبند کے عقائد ونظریات کو مان کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے اس لئے امام اہلسنت مجدد اعظم نے انہیں کافر کہہ کر فساد نہیں پھیلایا بلکہ فساد کو مٹا کر عالم اسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے لہذا ان علماء دیوبند کو کافر نہ کہنا اور یہ بہانہ پیش کرنا کہ چونکہ وہ اپنے کفری عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں قطعاً درست نہیں ہے اگر ان کی تاویل درست ہوتی اور اہل قبلہ سے ایسے ہی لوگ مراد ہوتے تو ماہنامہ تجلی کے بے باک ایڈیٹر عامر عثمانی ان کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ لگانے کا مشورہ نہ دیتے، چنانچہ ایڈیٹر موصوف علامہ ارشد القادری کی کتاب زلزلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کتابوں کے

Scanned by CamScanner

بارے میں جن میں گندی اور کفری عبارتیں ہیں اپنا تاثر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے یہ کہ یا تو تقویۃ الایمان اور فتاوی رشیدیہ اور فتاوی امدادیہ اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ لگادی جائے اور صاف اعلان کردیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور ہم دیوبندیوں کے صحیح عقائد ارواح ثلثہ اور سوانح قاسمی اور اشرف السوانح جیسی کتابوں سے معلوم کرنے چاہئیں۔ یا پھر ان مؤخر الذکر کتابوں کے بارے میں اعلان فرمایا جائے کہ یہ تو محض قصے کہانیوں کی کتابیں ہیں جو رطب و یابس سے بھری ہوئی ہیں اور ہمارے صحیح عقائد وہی ہیں جو اول الذکر کتابوں میں مندرج ہیں'' (تجلی دیوبند ڈاک نمبر دسمبر ۱۹۷۲ء)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ تاویل کی کوئی گنجائش نہیں اگر گنجائش ہوتی تو جان چھڑانے کی راہ ضرور نکلتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جو تاویلیں کی ہیں وہ تاویلیں قطعا تاویل نہیں بلکہ تحریف ہیں۔ تو ایسی تاویل کو بہانہ بنا کر انہیں مسلمان جاننا بالکل درست نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ انہیں اہل قبلہ کہنا صحیح ہے یا نہیں تو اس سلسلہ میں شرح فقہ اکبر کی عبارت پیش کررہا ہوں جس سے واضح ہوجائے گا کہ ان علمائے دیوبند کو اہل قبلہ کہنا اور ماننا درست نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

''اعلم ان المراد من اهل القبلة الذين اتفقوا علی ماهو من ضروريات الدين كحدوث العالم و حشر الاجساد وعلم الله تعالیٰ بالكليات و الجزئيات و ما اشبه ذٰلک من المسائل المهمات فمن و اظب طول عمره علی لطاعات و العبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی

الحشر و نفی علم سبحانه بالجزئیات لا یکون من اهل القبلة و ان المراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لایکفر مالم یوجد شئی من امارات الکفر و علامته ولم یصدر عنه شئی من موجباته. "

جان لو کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین میں موافق ہیں جیسے عالَم کا حادث ہونا اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا، اور ان جیسے اہم مسائل کو مانتا ہو، تو جو تمام عمر طاعتوں اور عبادتوں میں رہے اور اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کفر اس سے صادر نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو تمام ضروریات دین کو مانتا ہو اور اس کے اندر کوئی علامت کفر نہ ہو اور کفر کو واجب کر دینے والی کسی چیز کا صدور بھی نہ ہو تو وہ اہل قبلہ ہے ورنہ نہیں۔ اور یہاں تو علماء دیوبند نے تو بہت سے ضروریات دین کی مخالفت کی ہے۔ اس لئے یہ اہل قبلہ ہو ہی نہیں سکتے لہذا یہ بہانہ بنا کر کہ یہ اہل قبلہ سے ہیں انہیں مسلمان جاننا قطعی صحیح نہیں ہے انہیں وجوہات کی بنیاد پر انہیں قطعی کافر کہا گیا ہے ایسے ہی کافروں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ " و من شک فی کفره و عذابه فقد کفر" یعنی جو قطعی کافروں کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

میرے دینی بھائیو! ہم مسلمان ہیں ہم پر ضروری ہے کہ اسلام کی ہر بات مانیں اسلام کا جو حکم ہے اس کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر عمل کریں لہذا اسلام کا جب ایک حکم

Scanned by CamScanner

معلوم ہوگیا کہ کافر کو کافر ماننا ضروری ہے اور اگر کوئی کافر نہ جانے وہ خود کافر ہو جائے گا تو ایسا شخص اگر آپ کا رشتہ دار یا دوست ہے یا استاد یا پیر، کافر کو کافر نہ کہے تو وہ کافر ہوگا یا نہیں؟ اگر آپ دیانتدار اور انصاف پسند ہیں تو ضرور کہیں گے کہ جو بھی کافر کو کافر نہ کہے وہ کافر ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو اسلام کے اس قانون کی زد میں جو بھی آئے گا یہ حکم اس پر لگایا جائے گا۔

ہمارے بہت سے برادران اسلام اس مسئلہ سے ناواقف ہونے کی بنیاد پر اس وقت چراغ پا ہو جاتے ہیں جب ان کے کسی ایسے اپنے رشتہ دار دوست استاد یا پیر کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھی جاتی ہے جو ان علمائے دیوبند کو کافر نہیں جانتے بلکہ مسلمان جانتے ہیں چنانچہ ابھی ماضی قریب میں حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رشتہ دار خاتون کا انتقال ہوا، انتقال کی خبر لے کر ایک مولوی صاحب مبارکپور الجامعۃ الاشرفیہ میں پہنچے تو حضرت موصوف نے ان سے یہ کہا کہ صاحب خانہ سے کہہ دیجئے گا کہ مولوی اکرام الحق صاحب کے علاوہ کوئی بھی سنی عالم حافظ یا قاری نماز جنازہ پڑھائے گا تو میں نماز میں شریک ہوں گا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا اگر وہ پڑھائیں گے تو ہم بھی نہیں پڑھیں گے، میں ضرور اس بات کو ذمہ داروں سے کہوں گا اس کے بعد حضرت موصوف گھوسی تشریف لائے تو صاحب میت کے مکان پر بھی تشریف لے گئے تو کسی نے یہ نہیں کہا کہ نماز جنازہ مولوی اکرام الحق پڑھائیں گے لہذا حضرت مطمئن ہو گئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سنی نماز جنازہ پڑھائے گا اس لئے نماز جنازہ کے وقت قبرستان پہنچے صف بندی ہو رہی تھی تو حضرت نے ایک آدمی کو آگے بھیجا کہ امام کون ہے۔ اس آدمی نے بتایا کہ امامت کی جگہ پر مولوی اکرام الحق کھڑے ہیں، یہ سن کر حضرت واپس اپنے مکان تشریف لے گئے نماز جنازہ

میں شرکت نہیں کی، راقم الحروف بھی حضرت کے ہمراہ تھا، پھر کیا تھا جنگل کے آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی کہ مفتی صاحب صف سے نکل کر چلے گئے نماز نہیں پڑھی۔ بہت سے ناواقف لوگ یہ کہتے ہیں کہ آخر نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ کیا وہ سنی عالم نہیں ہیں؟ ہم کو بھی بتایا جائے تاکہ ہم بھی ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کریں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ ان کو امامت کا شوق تھا جب ان کو امامت کے لئے نہیں کہا گیا تو وہ چلے گئے اس لئے حضرت موصوف نے اظہار حقیقت نام کا ایک کتابچہ تحریر فرما کر یہ بتایا کہ مولوی اکرام الحق ان علمائے دیوبند کو مسلمان مانتے ہیں جن پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کفر کا فتوی دیا ہے وہ انہیں کافر نہیں کہتے اسی لئے جب حج کے لئے گئے تھے تو نجدی امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے، تو یہ باتیں ان کے مریدین متعلقین کو بہت بری معلوم ہوئیں کہ ہمارے پیر ہمارے استاذ کو کافر سمجھتے ہیں اور سلام کلام آنا جانا ملنا جلنا سب بند کردیا حالانکہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے شریعت مطہرہ کے حکم کا پاس ولحاظ کرتے ہوئے ان کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھی کسی ذاتی دشمنی کی بنیاد پر ان کی اقتدا سے گریز نہیں کیا تھا پھر طعن و تشنیع کا نشانا بنایا گیا حالانکہ سب لوگ جانتے ہیں کہ نماز جمعہ حضرت مفتی صاحب کے شاگرد حضرت علامہ مولانا قمر الدین اشرفی پڑھاتے ہیں اور ان کے پیچھے مفتی صاحب قبلہ نماز ادا کرتے ہیں بلکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مولانا موصوف کی عدم موجودگی میں کوئی طالب علم بھی نماز جمعہ پڑھاتا ہے تو پڑھ لیتے ہیں ہمارے یہاں نماز جنازہ میں دستور یہ ہے کہ خاندان کا کوئی عالم یا حافظ پڑھاتا ہے، حضرت مفتی صاحب قبلہ بلاچوں وچرا اس نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں چنانچہ مولانا افتخار صاحب قادری کے والد حاجی مشتاق احمد صاحب کا انتقال ہوا تو ان کی نماز جنازہ اسی دستور کے مطابق ان کے لڑکے مولوی ارشاد احمد صاحب نے

پڑھائی اور حضرت موصوف اس نماز میں شریک تھے اسی طرح حاجی نصر اللہ صاحب کا انتقال ہوا تو ان کی نماز جنازہ ان کے بیٹے حافظ عبد اللہ صاحب نے پڑھائی اور حضرت موصوف نے ان کی اقتدا میں بھی نماز پڑھی اس لئے یہ کہنا کہ امامت کا شوق تھا اس لئے واپس چلے گئے بالکل جھوٹ اور افترا ہے۔

میں حیرت میں ہوں کہ یہ کیسے مسلمان ہیں جب ان کے استاذ یا پیر کے عقیدہ کو ظاہر کر دیا تو آگ بگولہ ہو گئے اور اعلان حق کرنے والے کے شدید مخالف ہو گئے، اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ جیسے گندہ عیب کو ثابت کرے اور حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرے آپ کی شان گھٹائے ان کے خلاف کبھی صدائے احتجاج بلند نہیں کی اور نہ ہی ان کو مسلمان جاننے والے سے برہمی کا اظہار ہی کیا اور جرأت کر بھی کیسے سکتے ہیں۔ یہ بیچارے تو یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد جبہ و دستار میں رہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، رمضان میں اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، میلاد شریف پڑھتے ہیں۔ لہذا یہ سنی عالم ہیں حالانکہ ان بیچاروں کی یہ غلط فہمی ہے میلاد شریف میں شرکت درود و سلام پڑھنا، عرس و فاتحہ خوانی یہ سنیت کی سند نہیں ہے بلکہ سنیت در حقیقت یہ ہے کہ اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کی محبت دل میں سب سے زیادہ ہو اور ان کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں کو ان کا دشمن اور کافر سمجھا جائے۔ مگر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو یہ کہہ کر بہلا دیتے ہیں کہ احتیاطا کافر نہیں کہتے، حالانکہ یہ احتیاط نہیں بد احتیاطی بے احتیاط تو وہاں کیا جاتا ہے جہاں ذرا بھی شک و شبہ ہوتا ہے۔ اور ان علمائے دیوبند کے کفر میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ مولوی اکرام الحق کو اگر مجدّد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے چڑھ ہے تو کم از کم اپنے سلسلہ کے بلند پایہ بزرگ حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقش بند مجددی علیہ الرحمہ سے سبق لینا چاہئے جنہوں نے وہابیوں کے رد میں بہت سی

کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور جو حضرت امام مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ کے نسل پاک سے ہیں انہوں نے وہابیوں کے چودھری ملا اسمٰعیل دہلوی کے کافرو مرتد بے دین ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے تحقیق الفتوی مصنفہ حضرت علامہ مولانا شاہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کی حقانیت پر مہر توثیق ثبت کی ہے۔(تحقیق الفتوی فارسی مطبوعہ لاہور صفحہ ۴۳۷)

حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب مجددی نقش بندی قدس سرہ سچے درویش تھے کسی کی برائی میں زبان نہیں کھولتے تھے مگر وہابیوں کی خباثت وضلالت علی الاعلان بیان کرتے تھے۔آپ کو وہابیوں سے ان کی بدعقیدگی کی وجہ سے سخت نفرت تھی چنانچہ آپ کے صاحبزادے مولانا شاہ محمد مظہر نقشبندی مجددی مہاجر مدنی اپنی تصنیف مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ کے صفحہ ۱۷۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

’’ولم یذکر احدا بالسوء الا الفرقة الضالة الوهابية لتحذير الناس من قباحة افعالهم و اقوالهم‘‘

(یعنی حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کسی کی برائی نہیں بیان کرتے تھے مگر گمراہ فرقہ وہابیہ کی برائی بیان کرتے تھے تاکہ لوگوں کو وہابیوں کے برے افعال واقوال سے بچائیں) پھر حضرت مولانا شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ اسی صفحہ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’وکان قدس سره يقول ادنى ضرر محبتهم ان محبة النبی ﷺ التی هی من اعظم ارکان الایمان تنقص ساعة فساعة حتی لا یبقی منها غیر الاسلام و الرسم فکیف یکون اعلاه فالحذر الحذر من صحبتهم ثم الحذر الحذر من رویتهم ۱۵ (منه)‘‘

Scanned by CamScanner

(یعنی حضرت والد ماجد قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں سے میل جول کا معمولی نقصان یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی محبت جو ایمان کا رکن اعظم ہے آہستہ آہستہ گھٹتی جاتی ہے یہاں تک کہ سرکار کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔ صرف نام کا اسلام رہ جاتا ہے۔ اور جب معمولی نقصان کا یہ عالم ہے تو پھر بڑے نقصان کا عالم کیا ہوگا لہذا (اے مسلمانو!) وہابیوں کے میل جول سے بچو دور بھاگو بلکہ ان کی صورت دیکھنے سے پرہیز کرو۔

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ طریقت حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نے فرقۂ وہابیہ کے امام اسمٰعیل دہلوی کو کافر و مرتد و بے دین کہا وہابیوں سے میل جول رکھنے بلکہ ان کے چہرہ دیکھنے سے بھی منع فرمایا اور زندگی بھر اسی پر آپ کا عمل بھی رہا۔ مگر اسی سلسلہ سے منسلک، نقشبندی مجددی ہونے کے دعویدار مولوی اکرام الحق کا حال تو یہ ہے کہ اپنے شیخ طریقت کی مخالفت کرتے ہوئے وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا کو مسلمان جانتے ہیں اپنے مریدوں کو ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں جس کی وجہ سے کتنے سنی مسلمان دیوبندی بھی ہو گئے جس کا ثبوت راقم الحروف کے پاس موجود ہے۔ اور دیوبندیوں سے رشتہ بھی قائم کرتے ہیں۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ طریقت کی مخالفت کرتے ہوئے علمائے دیوبند کو مسلمان جان کر مولوی اکرام الحق سنی عالم کیسے ہو سکتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت کا اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے کف لسان

ان علمائے دیوبند کو مسلمان جاننے کا ایک زبردست بہانا یہ بنایا جاتا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کفریات بالکل واضح اور روشن ہیں چنانچہ اس وقت کے جلیل القدر اور مقتدر

Scanned by CamScanner

علمائے اہلسنت نے اس کو کافر و مرتد بے دین کہا اور علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ نے اسکے کافر و مرتد ہونے کا فتوی صادر فرمایا۔

اور اس کے کفر و عذاب مین شک کرنے والوں کو کافر بتایا مگر اسکے باوجود اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اسکو کافر نہیں کہا اور کافر کہنے سے اپنی زبان کو روکا تو اگر ان علمائے دیوبند کو ہم بھی کافر نہ کہیں تو کیا حرج ہے اور اگر اعلیٰ حضرت کے فتوی کے مطابق کوئی علمائے دیوبند کو کافر نہ کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ تو علامہ فضل حق خیر آبادی کے فتوی کی رو سے اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہ کہنے سے اعلیٰ حضرت بھی تو کافر ہو جائیں گے اس لئے کہ جو عبارت اعلیٰ حضرت نے ان علمائے دیوبند کے بارے مین لکھی ہے وہی عبارت علامہ فضل حق خیر آبادی نے اسمٰعیل دہلوی کے بارے مین لکھی ہے۔

اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس مسئلہ کو بھی لوگوں کے سامنے پیش کر دیا جائے تا کہ غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امام اہلسنت مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے جماہیر فقہائے کرام کے مذہب کے مطابق اس کو جا بجا کافر و مرتد لکھا ہے چنانچہ اپنے رسالہ ''الکوکبۃ الشہابیہ'' کے صفحہ ۱۰ ر پر تحریر فرماتے ہیں۔

''بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعا یقیناً کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاوی اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک المنعام ان پر حکم کفر ثابت و قائم'' اور اسی رسالہ کے صفحہ ۶۱ و ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسماعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعا یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام و اصحاب فتوی اکابر و اعلام کی تصریحات و واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام

کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب''

اور دوسری بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مذہب متکلمین پر اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا ہے، چنانچہ ''الکوبۃ الشھابیہ'' کے اخیر میں یوں رقمطراز ہیں۔

''اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی و مناسب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم''۔

ان عبارتوں سے اتنی بات ثابت ہوگئی کہ امام اہلسنت مجدد اعظم قدس سرہ نے اسمٰعیل دہلوی کو مذہب فقہاء پر کافر لکھا ہے البتہ متکلمین کے مذہب پر کافر کہنے سے کف لسان فرمایا، کف لسان کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مسلمان کہا بلکہ مسلمان اور کافر کہنے سے زبان کو روکا، مسلمان وکافر کہنے اور مسلمان وکافر کہنے سے کف لسان میں زمین وآسمان کا فرق ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

اب رہا سوال یہ کہ مذہب متکلمین پر اس کی تکفیر سے کف لسان کیوں فرمایا تو اس کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کسی مسلمان کی تکفیر کے سلسلہ میں علمائے اسلام کے دو گروہ ہیں۔

ایک گروہ جمہور فقہاء کا ہے، یہ لوگ کسی کلمہ کے ظاہر معنی دیکھ کر قائل کو کافر کہتے ہیں اگر اس کی کوئی تاویل بعید ہو قائل کی نیت سے بحث نہیں کرتے یعنی اگر قول کے چند معانی ہوں اور معنی کفر ظاہر ہو اور کوئی معنی حکم اسلام کا بھی پہلو رکھتا ہو تو ان کو ان سے بحث نہیں ہوتی کہ ہوسکتا ہے کہ قائل نے اسلام ہی والا پہلو مراد لیا ہو بلکہ وہ ظاہری معنی پر حکم کفر لگا دیتے ہیں یوں ہی بعید تاویل کو بھی قبول نہیں کرتے اور اس قائل سے توبہ ورجوع کی خبر جو پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتی تسلیم نہیں کرتے۔

اور دوسرا گروہ متکلمین ومحتاطین محققین فقہاء کا ہے، ان کے نزدیک اگر قول کفر کے کئی معانی ہوں اور ان میں کوئی معنی ایسا بھی ہو جو حکم اسلام کا پہلو رکھتا ہے اور قائل نے یہ بیان نہیں کیا ہے کہ اس نے کون سا معنی مراد لیا ہے تو نیت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے یہ اس کو کافر کہنے سے احتیاطا زبان روک لیتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ قائل نے وہی معنیٰ مراد لیا ہو جو حکم اسلام کا پہلو رکھتا ہے اور اگر قائل اپنے قول کی بعید سے بعید تاویل کرے تو یہ اس کو قبول کر لیتے ہیں یوں ہی توبہ ورجوع کی خبر جو پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتی اس کی وجہ سے بھی کف لسان کرتے ہیں، ہاں اگر متکلم نے کفری ہی معنی کو اپنی مراد بتایا اگرچہ دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو تو باجماع متکلمین وفقہاء اس پر حکم کفر قطعاً لگایا جاتا ہے اسی طرح وہ کلمۂ کفر جو بالکل صریح ہوتا ہے جس میں تاویل کی قطعا گنجائش نہیں ہوتی نہ قریب کی نہ بعید کی اس کا بھی قائل بالاجماع کافر ہوتا ہے۔

یہاں پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ لفظ صریح دو معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) متبیّن، (۲) متعیّن، صریح متبیّن کا مطلب یہ ہے کہ ایسا لفظ جس کا کفری معنی ظاہر ہو اور اس میں تاویل قریب کی گنجائش نہ ہو اگرچہ تاویل بعید کی گنجائش ہو، اور صریح متعین کا مطلب یہ ہے کہ ایسا لفظ جس کا کفری معنی ظاہر ہو اور کسی طرح کی تاویل کی گنجائش نہ ہو نہ قریب کی نہ بعید کی، کفر صریح متعین کی دو صورت ہے یا تو قائل نے اپنی مراد کفری معنی ہی کو بتا دیا ہو یا اس لفظ کا کفری معنی کے علاوہ کوئی معنی ہی نہ ہو، کفر صریح متبین پر جمہور فقہائے کرام حکم کفر دیتے ہیں مگر متکلمین نیت نہ معلوم ہونے کی وجہ سے توقف کرتے ہیں اور صریح متعین پر بالاجماع حکم کفر دیا جاتا ہے۔

مجدد اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف "الکوکبۃ الشھابیہ" بحث فقہی میں ہے اس لئے اس میں جہاں صریح کا لفظ آیا ہے اس سے مراد صریح متبین ہے لہذا مجدد اعظم

قدس سرہ پر اعتراض صحیح نہیں ہے کہ جب انہوں نے خود اسماعیل کے کفری قول کو صریح بتایا ہے تو اس کی تکفیر سے کف لسان کیوں فرمایا۔ اتنی بات جاننے کے بعد اب مجدد اعظم قدس سرہ کی وہ عبارت جس میں اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا ہے سامنے رکھیئے ارشاد فرماتے ہیں۔

''اور امام الطائفہ (اسماعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا ہمارے نبی ﷺ نے اہل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فَاِنَّ الْاِسْلَامَ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی''

اس عبارت سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نزدیک ضعیف سے ضعیف کوئی احتمال ضرور تھا جس کی بنیاد پر متکلمین کے مذہب پر حکم کفر صادر نہیں فرمایا یہ اور بات ہے کہ اس ضعیف احتمال کو بیان نہیں فرمایا اور مفتی پر ضروری بھی نہیں ہے کہ احتمال کو واضح بھی کر دے کبھی کسی حکمت و مصلحت کی بنیاد پر احتمال نہیں بھی بتایا جاتا چنانچہ سیدی و مرشدی حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی تصنیف ''الموت الاحمر'' میں اس کی طرف واضح طور پر اشارہ فرمایا ہے جہاں سائل نے پوچھا ہے کہ صراط مستقیم کی عبارت میں احتمال کیا ہے؟ تاکہ دیکھا جائے کہ اس قسم کا احتمال براہین، تحذیر الناس اور حفظ الایمان میں بھی ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ''اے سبحان اللہ ہم سے پوچھ کر ان کی بگڑی بنائے گا ان بگڑوں سے آپ تو اپنی بگڑی بنی نہیں اور تو خاموش اور آپ تھانوی صاحب خود اپنی تکفیر میں گرمجوشی بفرض محال اگر آپ خود یا احتمال فی الدہلوی ہم سے پوچھ کر اس کے قیاس پر کوئی احتمال ان کی عبارتوں میں نکال سکے تو وہ ان کو کیا نفع دے گا وہ احتمال ان کی مراد نہ ہونا ظاہر ہو چکا کہ

مراد ہوتا تو کبھی کے اگل دیتے اب ان کی طرف سے آپ نیت کریں گے یہ وہی چاند پوری والی وکالت تھانوی ہے خاطر جمع رکھئے آپ کی نیت سے وہ مسلمان نہ ہوسکیں گے ابھی تو درمختار سے سن چکے کہ مفتی کا پہلو نکالا ہوا کافر کو نفع نہ دے گا نہ کہ آپ مفت ہی کا پہلو نکال کر انہیں مسلمان بنالیں، اس سے معلوم ہوا کہ گمراہ کن اقدام کے اندیشہ سے احتمال کو مخفی رکھا گیا صفحہ ۳۸ و ۳۹ ر لیکن اتنی بات تو ضرور ثابت ہے کہ احتمال فی المتکلم کی بنیاد پر کف لسان نہیں فرمایا گیا کیونکہ اسماعیل دہلوی کی طرف جو اقوال کفریہ منسوب ہیں ان کا اسماعیل کے کلام ہونے میں شبہ نہیں چنانچہ فتاوی رضویہ جلد ششم کے صفحہ ۳۰۸ پر خود مجدد اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں۔

''بخلاف کلمات اسماعیل کہ موافق ومخالف کے نزدیک اس سے متواتر ہیں مخالفین رد کرتے ہیں موافقین تاویلیں کرتے ہیں اب یہیں دیکھئے اس چمار والے کلام پر سے دفع ایراد کو یہ عبارت پیش کی خود اسماعیل کی زندگی میں اس پر مواخذے ہوئے جامع مسجد دہلی میں شاہ عبدالعزیز صاحب کے اعز واخص تلامذہ مثل مفتی رشید الدین خاں صاحب وشاہ موسیٰ صاحب نے مناظرے کئے الزام دیئے، نہ اس نے کہا کہ یہ کلمات میرے نہیں نہ اس کے ہواخواہوں نے جب سے آج تک تو اس سے ثبوت یقینی ہے اور وہابیہ کہ بحالت موجود اسے مثل قرآن وعین ایمان مان رہے ہیں ان پر رد میں تو کسی ثبوت کی بھی حاجت نہیں۔ کما لا یخفی''۔

اس عبارت سے یہ ثابت ہوگیا کہ کف لسان کی وجہ شبہ فی المتکلم نہیں ہے اب دو ہی احتمال باقی رہا احتمال فی الکلام اور احتمال فی المتکلم ان دونوں طرح کے احتمال کی بنیاد پر کف لسان ہے یا کسی ایک طرح کے احتمال کی وجہ سے تو اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے فتاویٰ وغیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کف لسان کی وجہ

Scanned by CamScanner

دونوں طرح کے احتمال ہیں، احتمال فی الکلام کی گنجائش یوں ہے کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اسماعیل دہلوی کا درج ذیل قول نقل فرمایا ہے فتاویٰ رضویہ جلد ششم کے صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷ پر ہے۔

(۷۴) اللہ تعالیٰ بندوں سے چرا چھپا کر بہلا بھلا کر آیات قرآنیہ جھوٹی کر دے تو کچھ حرج نہیں (ت) اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں ہیہات یہ تو اس نے صاف صریح کہا تھا، میں متحیر ہوں اسے لزوم میں داخل کروں یا التزام میں پھر اس پر (۷۵) حشر نشر کتاب جنت نار عذاب ثواب کسی چیز پر ایمان نہ رہا کہ ہر چیز میں صاف صریح احتمال نقص باقی تو یقین کیسا تو ایمان کہاں والعیاذ باللہ رب العالمین"

دیکھئے اسماعیل کی عبارت کتنی صریح ہے مجھ راقم الحروف کے پاس علم ہی کیا ہے کہ میں اس میں تاویل کی گنجائش کی بات کروں میرے خیال میں آج کے اہل علم بھی شاید ہی اس میں کوئی تاویل نکال سکیں مگر مجدد اعظم قدس سرہ کے ذہن مبارک میں ضرور کوئی تاویل کی گنجائش رہی ہوگی اگرچہ بعید تر ہی سہی جس کی بنیاد پر احتیاطا اسے التزام میں داخل نہیں فرمایا اور نہ ہی اسے کفر صریح متعین جانا ورنہ اس کو کافر کلامی ضرور کہتے اسی پر اس کے دیگر اقوال کفریہ کو قیاس کرنا چاہئے کہ بظاہر بعض کلمات میں تاویل کی گنجائش قطعاً نہیں معلوم ہوتی مگر اعلیٰ حضرت مجدد اعظم کے ذہن مبارک میں کوئی بعید سے بعید تر تاویل کی گنجائش رہی ہو چونکہ اسماعیل دہلوی کے کلام کا کفری معنی متعین نہیں تھا اس لئے کہ اس کی نیت معلوم نہیں ہو سکی کہ اس کی مراد کفری معنی ہے یا وہ معنی جو تاویل بعید سے سمجھا جاتا ہے لہٰذا شبہہ فی الکلام کی وجہ سے مجدد اعظم قدس سرہ نے کف لسان فرمایا۔

رہا احتمال فی المتکلم تو اس لئے ہے کہ اسماعیل دہلوی کے متعلق مشہور تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ حصہ اول کتاب التقلید والاجتہاد میں صفحہ ۱۱۳ پر کسی

Scanned by CamScanner

نے سوال کیا ہے کہ ''اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائل تقویت الایمان سے توبہ کی ہے آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء ہے''

اس کے جواب میں صفحہ ۱۱۴ ر پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے ''اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء اہل بدعت ہے''

اس سے قطع نظر کہ اس کی توبہ کی خبر حقیقت ہے یا افتراء اتنی بات تو ضرور ثابت ہوتی ہے کہ شہرت توبہ تھی چنانچہ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطیب البیان میں فتاوی رشیدیہ کی بات نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''مگر پرانے دیوبندی یہی کہا کرتے تھے''یعنی پرانے دیوبندی توبہ ورجوع کا چرچا کرتے تھے'' اور پہلے بتایا جا چکا ہے کہ توبہ ورجوع کی وہ خبر جو پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتی اس کی وجہ سے بھی متکلمین کف لسان کرتے ہیں لہذا اسماعیل دہلوی کی توبہ اگرچہ ثابت نہیں ہے مگر توبہ کی خبر کف لسان کا سبب بن سکتی ہے اس لئے بھی اعلیٰ حضرت مجدد اعظم قدس سرہ نے کف لسان فرمایا۔

یہاں پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ و الرضوان نے اپنی کتاب المعتمد المنتقد کے صفحہ ۱۷۷ ر پر جہاں تحریر فرمایا ہے۔

"و اقول فما حال من لم يشفق ولم يندم ولم يستغفر ولم يتب ولم يعترف بخطائه و من جاء من بعده فاصر عليه و قام للخصومة لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم"۔

اس عبارت میں" من لم يشفق " پر حاشیہ تحریر فرماتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے المستند المعتمد میں تحریر فرمایا۔"اراد به طاغية النجدية اسمعيل

Scanned by CamScanner

الدھلوی“ اور ” لم یتب“ پر حاشیہ نہیں تحریر فرمایا اگر کف لسان کی وجہ شہرت توبہ ہوتی تو” لم یتب“ پر حاشیہ ” لکن المشھور انه مات تائبا“ جیسے جملے سے لکھتے اس کا ردنہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات ان کو تسلیم ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ شاہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ کے قول ” لم یتب“ پر حاشیہ اس لئے نہیں تحریر فرمایا کہ اس کی توبہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی، خبر توبہ محض ایک افواہ کے درجہ [1] میں ہے۔

الحاصل یہ کہ مجدد اعظم امام احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ کے نزدیک احتمال تھا جس کی بنیاد پر کف لسان فرمایا یہی وجہ ہے کہ جن علمائے متقدمین نے اسمٰعیل دہلوی پر حکم کفر لگایا وہ مجدد اعظم قدس سرہ کے نزدیک جمہور فقہاء ہیں جیسا کہ الکوکبۃ الشھابیہ کی عبارتوں سے واضح ہوتا ہے کہ خواہ ان جمہور فقہا کے نزدیک کوئی احتمال رہا ہو یا نہ رہا ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ علمائے متقدمین نے اسمٰعیل دہلوی پر حکم کفر لگانے کے بعد وہی عبارت لکھی جو جو اعلیٰ حضرت اور علمائے حرمین طیبین نے علماء دیوبند کی تکفیر کے بعد تحریر فرمائی ہے یعنی ”من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر“ اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے شبہ کی بنیاد پر اس کو کافر نہیں کہا تو اعلیٰ حضرت علمائے متقدمین کے نزدیک کافر ہوں گے یا نہیں؟ تو اس سلسلہ میں یہ جاننا چاہئے کہ اعلیٰ حضرت اور علمائے حرمین نے علمائے دیوبند کی تکفیر، تکفیر کلامی کی ہے جس میں کسی احتمال بعید کی بھی گنجائش تک نہیں اس لئے اس تکفیر کے بعد ”من شک الخ“ کی عبارت تغلیظ کے طور پر نہیں ہے بلکہ حکم شرع اور بیان واقعہ ہے۔اور سیف الجبار میں اسمٰعیل دہلوی کی تکفیر فقہی ہے۔اور اس کے بعد ”من شک الخ“

[1] اس کو کوئی نری افواہ نہ سمجھے اس لئے کہ نری افواہ اور نری افواہ کے درجہ میں ہونے کے درمیان زمین و

آسمان کا فرق ہے منہ ۱۲

جیسی عبارت لکھنا بطور تغلیظ و تشدید ہے جیسا کہ بعض ائمہ فقہائے کرام نے کفر فقہی کے بارے میں تغلیظاً یہی انداز اختیار فرمایا ہے مثلاً دین کو حقیر جاننے یا ہلکا سمجھنے اور علم و علماء کی توہین کرنے کی وجہ سے کسی کو کافر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مذہب فقہاء پر کافر ہے، اسی طرح شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سب و شتم کا نشانہ بنانا کفر لزومی ہے اگر کوئی گالی دینے کو حلال جانے تو وہ یقیناً کافر ہے چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۸۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

" و من المعلوم ان السب دون القتل نعم لو استحل السب و القتل فھو کافر لا محالۃ"۔ یعنی یہ معلوم ہے کہ گالی دینا قتل کرنے سے کم ہے ہاں اگر گالی دینے یا قتل کرنے کو حلال جانے تو یقیناً کافر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ شیخین کو گالی دینے کی وجہ سے رافضیوں کو کافر کہتے ہیں وہ مذہب فقہاء پر حکم کفر صادر فرماتے ہیں مگر پھر بھی فقہائے کرام نے ایسے لوگوں پر حکم کفر صادر فرمانے کے بعد، من شک الخ، جیسی تحریر فرمائی ہے چنانچہ عقود الدریۃ طبع مصر جلد اول صفحہ ۹۲/ پر رافضیوں کے بارے میں ہے۔

" اعلم اسعدک اللہ تعالیٰ ان ھؤلآء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر و من توقف فی کفرھم و الحادھم فھو کافر مثلھم، صفحہ ۹۲/ اما الکفر فمن وجوہ منھا انھم یستخفون بالدین ومنھا یھینون العلم و العلماء صفحہ ۹۳/ ومنھا انھم یسبون الشیخین سود اللہ وجوھھم فی الدارین، صفحہ ۹۳/ فمن اتصف بواحدۃ من ھذہ

Scanned by CamScanner

الامور فهو كافر، صفحة ٩٣/ اما سب الشيخين رضى الله عنهما فانه كسب النبى صلى الله عليه وسلم و قال الصدر الشهيد من سب الشيخين او لعنهما يكفر ولا تقبل توبتة و اسلامه، صفحه ٩٣/ اجمع علماء الاعصار على ان من شك فى كفرهم كان كافرا"

(بحواله فتاوى رضويه جلد ششم)

ان عبارتوں میں رافضیوں کی تکفیر کی تین وجہیں بتائی گئیں۔ دین کو ہلکا جاننا، علم و علماء کی توہین کرنا اور شیخین کو گالی دینا اور یہ بتایا کہ ان میں سے جس کے اندر کوئی بات پائی جائیگی تو وہ کافر ہوگا اور رافضیوں کے اندر یہ تمام باتیں پائی جاتی ہیں لہذا وہ ایسے کافر ہیں کہ جو ان کے کفر والحاد میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مذکورہ وجوہات کی بنیاد پر متکلمین اور فقہائے محققین رافضیوں کی تکفیر سے کف لسان کرتے تو کیا متکلمین ان لوگوں کے نزدیک کافر ہیں جنہوں نے ان کے کفر الحاد میں شک کرنے والے کو کافر کہا ہے؟ یا متکلمین کے نزدیک کافر کہنے والے فقہاء کافر ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں لہذا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو مذہب متکلمین پر اسماعیل دہلوی کی تکفیر سے احتیاطاً کف لسان کی وجہ سے ہرگز اعتراض کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔

اخیر میں ناظرین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ احتمال فی الکلام یا احتمال فی المتکلم اگر آپ کو تسلیم نہیں ہے تو آپ اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ سکتے ہیں اس لئے کہ مجدد اعظم قدس سرہ نے الملفوظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

''وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں''

(الملفوظ حصہ اول صفحہ ۱۱۴)

کافر کہنے کی صورت میں مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ آپ کے نزدیک اس کے کفریہ اقوال میں کوئی تاویل نہیں ہے ہاں اگر مسلمان جانیں گے تو مواخذہ ضرور ہوگا کہ جب اس کے کلام میں کوئی ایسی تاویل سمجھ میں نہیں آئی جس کی بنیاد پر اس کو مسلمان کہا جا سکے تو مسلمان کیوں جانا؟

ضروری تنبیہ: اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ممکن ہے کوئی یہ کہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے نزدیک اسماعیل دہلوی کا کفر صریح متبین ہے اس لئے کہ ان کے نزدیک اس کی کفری عبارتوں میں ضعیف سے ضعیف احتمال موجود ہے جس کی بنیاد پر اس کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ اسی طرح میرے نزدیک بھی ان علمائے دیوبند کی عبارتوں میں جن پر حکم کفر لگایا گیا ہے ضعیف سے ضعیف احتمال موجود ہے اس بنیاد پر میں بھی ان کی تکفیر سے کف لسان کرتا ہوں۔

تو اس سلسلہ میں عرض یہ کروں گا کہ ان علمائے دیوبند کا کفر صریح متعین ہے کیوں کہ ان کی عبارتوں میں ضعیف سے ضعیف احتمال اور بعید سے بعید تاویل کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اگر کوئی تاویل یا احتمال کی گنجائش ہوتی تو ان علمائے دیوبند کی زندگی میں برسہا برس تک ان کی کفری عبارتوں کا رد بار بار شائع کیا گیا انہیں کافر لکھا اور کہا گیا مگر کسی نے ان کی کفری عبارتوں کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی یہ لکھا یا کہا کہ میری عبارت کا وہ مطلب نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ دنیا سے چلے گئے ورنہ کون یہ پسند کرتا ہے کہ اسے کافر کہا جائے اور وہ اپنی جانب سے صفائی پیش کرنے پر قادر ہونے کے باوجود صفائی نہ پیش کرے اور ذلیل و خوار ہوتا رہے۔ اور اگر بفرض محال آج کوئی ان کی عبارتوں میں حکم اسلام کا کوئی پہلو نکال بھی لے تو ان کو پھر بھی کفر سے نہیں بچایا جا سکتا اس لئے کہ یہ پہلو ان کی مراد ہی نہیں چنانچہ فتاوی خلاصہ، جامع

Scanned by CamScanner

الفصولین، محیط، فتاوی عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔

"اذا کانت فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی و القاضی ان یمیل الی ذالک الوجه ولا یفتی بکفره تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم و ان لم یکن لا ینفعه حمل المفتی کلامه علی وجه لا یوجب التکفیر" (بحواله تمهید ایمان صفحه ۳۶، ۳۵)

یعنی اگر کسی قول کے چند معانی ہوں اور سوائے ایک معنی کے تمام معانی تکفیر کو واجب کردینے والے ہوں تو مفتی اور قاضی پر ضروری ہے کہ اس کے قائل کے کفر کا فتویٰ نہ دیں اس لئے کہ مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہئے پھر اگر اس کی مراد وہی معنی ہو جو حکم اسلام کا پہلو رکھتا ہے تو وہ مسلمان ہے اور اگر اس کی مراد وہ نہ ہو تو مفتی کا اس کے کلام کو اس معنی پر محمول کرنا اس کے لئے نفع بخش نہ ہوگا۔

ان علمائے دیوبند کے کفر صریح متعین ہونے کے سلسلہ میں مجدد اعظم امام احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ نے اپنے رسالہ مبارکہ تمہید ایمان میں بڑے واضح انداز میں تحریر فرمایا ہے۔

"ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں مدتہا مدّت سے علمائے اہلسنت نے ان کے رد چھاپے مواخذے کئے وہ فتوی جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے یہ تکذیب خدا

Scanned by CamScanner

کا ناپاک فتوی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالۃ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا ہے ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی ممبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوی دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوی میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوے کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا زید سے اس کا ایک مہری فتوی اس کی زندگی و تندرستی میں اعلانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہی لوگ اس کا رد چھاپا کریں زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور سب کچھ دیکھے سنے اور اس کے فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب اور تھا۔ اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں ۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموعہ یکجائی رد شائع ہوا پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے سوالوں پر جو حالت سراسمیگی بے حد پیدا ہوئی دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا۔

”میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا“

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵؍ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مگر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے۔ یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ حیا دے، انتہی کلامہ۔

لہٰذا معلوم ہوگیا کہ اشرف علی وغیرہ کا کفر صریح متعین ہے اور اسمٰعیل دہلوی کا کفر صریح متبین ہے اس لئے مجدد اعظم قدس سرہ نے کف لسان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل میں ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے، آمین۔ بجاہ نبیہ الکریم ﷺ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین

رضوان احمد نوری شریفی

۳؍ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۹؍ جون ۱۹۹۸ء بروز دوشنبہ مبارکہ

ضمیمہ

از عبدالصمد قادری رضوی

اس کتاب کے اختتام پر تقریباً ۵۴۵؍ سال قبل کے ایک بزرگ امام سنوسی علیہ الرحمہ کی ایک ایمان افروز تحریر، حضور بدر العلماء کے پیغام علماء خطباء اور مشائخ کے نام، مسلک رضویت سے منحرف ہونے والوں کے لئے ماضی قریب کے ذمہ دار علماء ومفتیان کرام کے ارشادات نیز رویت ہلال سے متعلق مرکز اہلسنت بریلی شریف کا ایک اہم فتویٰ افادہ مسلمین کے لئے ضم کیا جارہا ہے مولائے کریم اہل سنت کو اس سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

Scanned by CamScanner

ایک ایمان افروز تحریر

امام سنوسی متوفی ۸۹۵ھ قدس سرہ العزیز اپنی شرح ام البراہین میں تعلیم عقائد کی اہمیت اپنے زمانے کی صعوبت وکلفت اور عقیدے کو مضبوط و مستحکم کرنے والوں کی ندرت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل وشعور کا جلوہ رکھتا ہے اس زمانہ پر محن میں اس کے تمام مشغلوں سے زیادہ اہم اور قابل توجہ امر یہ ہے کہ وہ اس چیز میں جدوجہد کرے جس کے ذریعہ وہ اپنی جان کو ہمیشگی کی جہنم سے بچائے، اور بغیر اس کے نہیں ہوسکتا کہ آدمی اسلامی عقائد کو اسی طور پر مضبوط و مستحکم کرے جس طور پر ائمہ اہلسنت معرفت رساں صاحبان خیر وصلاح نے بیان فرمایا۔

اور کتنے کم ہیں ایسے لوگ جو اس پر آشوب دور میں اسلامی عقائد کو اسلاف اہلسنت کے موافق ٹھوس کریں، جب کہ آج جہالت کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ باطل بلا کا پھیلا ہوا ہے اور زمین کے ہر گوشے پر حق سے مکرنے، اہل حق سے جلنے اور باطل کو جھوٹی بناوٹی اور دھوکے کی باتوں سے آراستہ کرنے کا طوفان برپا ہے۔

کتنا مبارک ہے آج وہ بندہ جسے اپنے ایمان وعقیدوں کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی، پھر اس کے بعد ظاہر وباطن میں جن دینی مسائل کے بغیر وہ چل نہیں سکتا وہ اس نے سیکھے۔ یہاں تک کہ اس کا دل نور حق سے مُستَنیر اور اس کی خوشی سے لبریز ہوگیا پھر تمام خلق سے کنارہ کش اور اس کی ایذا رسانی سے کنارہ گزیں ہوکر قریب موت اس دار فانی کی خرابی وتباہی سے نکل گیا۔ تو مبارک ہوا سے وہ جو

موت کے بعد وہ دیکھے گا۔ ایسی نعمت اور ایسی مسرت جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی اور عقلیں اس کا اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ بیشک اس بندے نے تھوڑا صبر کیا اور بہت کچھ پایا۔

تو پاکی ہے اس ذات کو جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے نوازے اور اپنے خالص اختیار سے جسے چاہے قرب دے اور جسے چاہے دور کر دے۔ (بحوالہ منقول از درس اسلاف ص:۹۶)

بدر العلما کا پیغام علما و مشائخ کے نام

رئیس الاتقیا بدر العلما حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف ''سوانح اعلیٰ حضرت'' کا درج ذیل مضمون وہابیوں سے میل جول کے تعلق سے ہے اس میں انھوں نے علمائے اعلام و مشائخ عظام کو ان کی ذمہ داری کی یاد دہانی اور احقاق حق و ابطال باطل کی گزارش کی ہے۔ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر کی روداد ۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ میں اہم ترین فریضہ کے نام سے شائع ہو چکا ہے چونکہ افادیت کا حامل ہے اس لئے بندہ تیمناً، تبرکاً، افادۃً، بدر العلما کا پیغام علما و مشائخ کے نام سے اشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ عبد الصمد قادری۔

یہ بالکل کھلی بات ہے کہ مذہبی درس گاہوں کے قیام کا منشا اور تفسیر و حدیث کلام و فقہ کے درس و تدریس کا مقصد مسلمانوں کو اعتقادی گمراہی سے بچانا اور ان کو راہ شرع پر چلانا ہے۔ تبلیغی جلسوں میں مدعو کئے جانے والے علماء سے قرآن و حدیث کا یہی مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کی رہ نمائی کا فرض انجام دو۔ اسلامی تعلیمات کی یہی پکار ہے کہ واعظین کرام و خطباء اسلام وقت کے بدترین مذہبی فتنوں سے

Scanned by CamScanner

مسلمانوں کو بچائیں دین کے چھپے دشمن بارگاہ رسالت کے گستاخ بگلا بھگتوں سے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکنا رکھیں یہ کون نہیں جانتا کہ عہد حاضر میں سنی مسلمانوں کے دین و ایمان کا سب سے بڑا جان لیوا دشمن وہابیت کا فتنہ ہے۔ آج بہت سے شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں عام طور سے سنی مسلمانوں کا کثیر سادہ لوح طبقہ وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔ وہابی مولویوں سے اپنے ننھے ننھے بچوں کو مذہبی تعلیم دلوا رہا ہے وہابیوں کی بیٹیاں لا کر ان کو اپنی بہو بنا رہا ہے اور اپنی لڑکیاں وہابیوں سے بیاہ کر انھیں اپنا داماد قرار دیتا ہے۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ دینی و دنیوی رشتوں کی ان زنجیروں میں جکڑ کر اچھا خاصہ سنی مسلمان چند دنوں میں وہابی شیطان بن جاتا ہے۔ مَعَاذَاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سرکار اعظم ہادی عالم پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ہدایت کردی تھی۔ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۰)

اے مسلمانو! تم لوگ بد مذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بدعقیدہ بنادیں۔ سبحان اللہ دین و ایمان، اسلام وسنیت بچانے کے سلسلے میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی ٹھوس تعلیم دی تھی جس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے آج سیکڑوں سنی مسلمان گمراہ اور بدعقیدہ ہوگئے اور معاذ اللہ ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ عوام مسلمانوں کے بدعقیدہ بن جانے کا وبال ان واعظین و مقررین علما اور پیروں پر ہے جو شنوائی، گویائی، بینائی، کی طاقت رکھنے کے باوجود بد مذہبوں کی نشاندہی کرنے اور ان کے متعلق حکم شرعی سنانے کے بارے میں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بہرے گونگے اندھے بنے ہوئے ہیں۔ خانقاہوں کے پیران کرام، درگاہوں کے سجادہ

Scanned by CamScanner

نشین ، تعلیم گاہوں کے علماء عظام ، دارالعلوم اور جامعہ کے ساحرالبیان واعظین ،تبلیغی جلسوں میں مدعو کئے جانے والے مقررین اگر عام مسلمانوں کو وہابیت کی گمراہی اور بیدینی سے آگاہ کرتے رہتے اور وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی سناتے رہتے کہ وہابیوں کے پیچھے نماز باطل ہے وہابیوں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے، وہابیوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا جائز نہیں تو آج وہابیت کا خونخوار بھیڑیا دن دہاڑے سنیت کا خون چوسنے نہ پاتا اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ لوح بھیڑیں اپنا ایمان وعقیدہ بگاڑ کر ہلاک نہ ہوتیں مگر افسوس ہزار افسوس کہ دور حاضر میں آنکھوں دیکھتے سنیت کی عمارت ڈھائی جارہی ہے مصطفیٰ پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں وہابیت کا شکار ہوتی جارہی ہیں لیکن جھوٹی بناوٹی من گڑھت مصلحتیں ہیں جو شعلے بار دھواں دھار، ساحرالبیان علما اور خطبا مقررین وواعظین مشائخ وپیروں کی زبانوں پر تالا لگائی ہیں فالی اللہ تعالی المشتکی ۔ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔اَتَرعَوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُهُ النَّاسُ؟اُذْکُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْهِ یَحْذُرُہُ النَّاسُ۔ (حسام الحرمین ص۶۲ وفتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۵۱) یعنی کیا تم بد کار کی برائیاں بیان کرنے سے کتراتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے؟ بد کار کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

(رواہ ابن ابی الدنیا الشیر ازی ابن عدی والطبرانی والبہیقی والخطیب (بحوالہ حسام الحرمین صفحہ ۶۲ وفتاویٰ رضویہ سوم ص: ۲۵۱)

جب سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق بالا علان فسق وفجور کرنے والے مسلمان کی برائیاں بیان کرنا واجب ہے تو کیا شان رسالت میں

Scanned by CamScanner

کھلے عام گستاخی کرنے والے بیدین وہابیوں کی برائی بیان کرنا، ان کے کفری عقیدوں کی مذمت کرنا فرض نہیں؟ ضرور ہے اور قطعی ہے۔ ہاں یہ اور بات کہ دور حاضر کے فسیح البیان، طلیق اللسان مقررین میں اکثر و بیشتر حضرات جان بوجھ کر اس فرض کی ادائیگی سے کتراتے ہیں کیونکہ انہیں اندیشہ ہے جب ہم وہابیوں کے نام لیں گے اور ان کے متعلق شرعی احکام بیان کریں گے تو ہمارے دھندے کا بازار ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ مکہ معظّمہ کے مفتی حنفیہ حضرت سیدی صالح کمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابیوں وغیرہ بددینوں کے بارے تحریر فرماتے ہیں۔ یجب علی کل مسلم التحذیر منھم والتنفیر عنھم ذم طریقتھم الفاسدۃ وآرائھم الکاسدۃ واھانتھم لکل مجلس واجبۃ وھتك الستر عنھم من الامور الصائبۃ۔ یعنی ہر مسلمان (باثر واقف کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بیدینوں سے ڈرائے اور ان سے (لوگوں کو) نفرت دلائے اور ان کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے ہر مجلس میں بیدینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پردہ چاک کرنا امور صواب میں سے ہے۔ (حسام الحرمین ص ۱۲۲)

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان شرح مقاصد میں تحریر فرماتے ہیں" حکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والطعن واللعن"

بد مذہب بدعقیدہ کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس سے عداوت ودشمنی رکھی جائے اس کو دیکھ کر چہرا پھیر لیا جائے اور اسے برا بھلا کہا جائے نیز اس پر تھڑی تھڑی کی جائے۔ (المعتقد المنتقد ص ۲۳۴) اللہ اکبر! اسلاف کرام کے ارشادات تو یہ ہیں لیکن ہمارے موجودہ اکثر علماء اور رہنماؤں کا حال یہ ہے کہ ان

کے وعظ و بیان میں موجودہ زمانہ کے بدعقیدہ فرقہ مثلاً وہابی، دیوبندی کا لفظ تک نہیں آنے پاتا چہ جائے کہ بدمذہبوں اور وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی سنانا اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہوتا غضب کی بات تو یہ ہے کہ بعض مدارس عربیہ کے جاہل اراکین جب تبلیغی جلسہ کرتے ہیں تو اپنے مدعو کردہ علما و مقررین کو ہدایت کرتے ہیں کہ آپ لوگ اپنی تقریر میں وہابیوں کا نام نہ لیں گے اور نہ ان کے خلاف کچھ بولیں گے اور اس سے بڑھ کر غضب یہ ہے کہ تبلیغ دین کے نام پر آئے ہوئے علما و خطبا ان آزاد خیال دہریے جاہل اراکین کی ہدایت کے سامنے سر اطاعت خم رکھتے ہیں۔ اعاذنا اللّٰہ تعالٰی مِنْ ذَالِكَ حاصل گفتگو یہ ہے کہ سرکار مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت وعظمت کے جاں نثار علما اور وفادار خطبا کا اہم فریضہ ہے کہ موجودہ دور کے بدعقیدگی، آزاد خیالی، بیدینی بالخصوص وہابیت، دیوبندیت، صلح کلیّت کے فتنوں سے مسلمانوں کو بچائیں یعنی وعظ وتقریر کے جلسوں میں مسلمانوں کو صاف صاف بتائیں کہ وہابی بارگاہ رسالت کے گستاخ اور سنیت کے دشمن ہیں۔ وہابی کی امامت باطل ہے۔ وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی وہابیوں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے اور دین کے حق میں زہر قاتل ہے وہابی دیوبندی پیر سے مرید ہونا حرام اور باطل ہے وہابی مولوی اگر میلاد شریف پڑھنے اور قیام تعظیمی کرنے پر تیار ہو جائے تب بھی اسے منبر پر جگہ دینا، اس سے تقریر کروانا حرام وناجائز۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم تو ہمیں اور ہمارے علماء وخطباء کو اہل سنت کی سچی خدمت اور صلح کلیت، وہابیت کے ٹھوس تردید کی توفیق عطا فرما

آمین آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ

Scanned by CamScanner

وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا۔

مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر

اس کتاب کا غالباً چوتھا ایڈیشن ایسے ماحول میں طبع ہونے جارہا ہے کہ ہر طرف جماعت اہلسنت میں اختلاف وانتشار زور پکڑے ہوا ہے۔ دور حاضر میں اہلسنت جس کی تعبیر مسلک اعلیٰحضرت سے کی گئی ہے اس سچے مسلک سے سادہ لوح خوش عقیدہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے فرقہائے باطلہ کے علاوہ سنی کہلانے والے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، آزادخیال مولوی، مفتی مجاور اور دنیادار پیر صاحبان ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ "پانچواں مسلک کہاں سے آگیا؟ مسلک اعلیٰحضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے سرپھروں کے جواب میں چند مشاہیر شخصیات کے ارشادات ملاحظہ کریں۔

(۱) "میرا مسلک شریعت وطریقت میں وہی ہے جو اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، میرے مسلک پر چلنے کے لیے اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ (از مکتوبہ ۲۹؍ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حضرت شاہ اشرفی میاں کچھوچھہ شریف)

(۲) "دین اسلام ومذہب اسلام کا سچا خلاصہ "مسلک اعلیٰحضرت" ہے یہی وہ مجمع البحار ہے جس پر آج حنفیت، شافعیت، مالکیت وحنبلیت اور قادریت، چشتیت، سہروردیت مجددیت اور برکاتیت وغیرہم سب سمندر کا سنگم ہے"۔ (شیر بیشۂ اہلسنت پیلی بھیت شریف)

Scanned by CamScanner

(۳) ''میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور اسی پر میری عمر گزری اور الحمد للہ آخری وقت اسی مسلک پر مدینہ طیبہ میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے اور مسلک اہلسنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰحضرت ہے''۔ (مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم میرٹھی)

(۴) ''میں تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بریلی کہ شریف کے تاجدار اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا جو مسلک ہے وہی میرا مسلک ہے۔ مسلمانوں اس کو مضبوطی سے پکڑے رہنا''۔ (حضرت مولانا مفتی وصی احمد محدث سورتی)

(۵) جو میرا مرید مسلک اعلیٰحضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ مزید یہ بھی فرمایا یہ میری زندگی میں نصیحت ہے اور میرے وصال کے بعد میرا وصیت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا مسلک اعلیٰحضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے۔ مسلک صدیق اکبر ہے''۔ (اہلسنت کی آواز ۲۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ از حضور احسن العلماء مارہرہ شریف)

(۶) ''اس زمانے میں اہل سنت کو تمام فرقہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لیے سوائے

مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ موزوں ہوتا ہی نہیں۔ کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں لیکن یہ لفظ امتیاز کے لیے کافی نہیں۔ غیر مقلد کو چھوڑ کر سارے وہابی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ مثلاً دیوبندی

Scanned by CamScanner

، مودودی، نیچری حتی کہ قادیانی اپنے کو مسلک امام اعظم پر گامزن بتاتے ہیں اور یہی حال اہل سنت کے لفظ کا بھی ہے کہ ان میں کے بہت سے لوگ اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں میں نے بہت غور کیا، سوائے مسلک اعلیٰحضرت کے کوئی لفظ ایسا نہیں جو صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو تمام بدمذہبوں سے ممتاز کردے۔ (ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمۃ)

(۷) سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی و جماعتی شناخت کے لیے ہمارے پاس بریلوی یا مسلک اعلیٰحضرت کے لفظ سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔ (رئیس القلم علامہ ارشد القادری صاحب جمشید پور)

(۸) مسلک اعلیٰحضرت واقعتاً مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے اور اس دور میں مذہب حق و اہل حق کی پہچان ہے۔ (تاج الشریعہ حضور ازہری میاں قبلہ صاحب بریلی شریف)

(۹) امام احمد رضا بریلوی کی ذات گرامی تو بڑی چیز، ان کے شہر کی طرف نسبت منسوب کرا اہل ایمان اور عاشق رسول ہونے کی دلیل بن گئی ہے۔ (مدنی میاں صاحب کچھوچھہ شریف)

(۱۰) مسلک اعلیٰحضرت حقیقت میں سواد اعظم کے اس طریقۂ مرضیہ اور متوارثہ کا متوارثہ کا نام ہے جو عہد رسالت سے آج تک سواد اعظم کا مسلک ہے۔

(مفتئ اعظم راجستھان (جودھپور)

Scanned by CamScanner

غلطی کو غلطی ماننا حق پسندی ہے

حضرت محبوب ملت علامہ مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی تین نصیحتیں بہت تاکیدی تھیں ۔(۱) اسلام وسنیت پر تصلّب و پختگی اور مضبوطی سے قائم رہنا۔(۲) دشمنان خدا اور سول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم) جیسے وہابی ،دیوبندی، رافضی، مودودی وغیرہم سے قطعاً دور رہنا۔(۳) اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا۔ غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔(سوانح شیر بیشۂ اہلسنت ص ۱۹۵ ملخصاً)

حضور شیر بیشہ اہل سنت کی قبر انور سے آج بھی یہ صدائے دل نواز محسوس ہوتی ہے سنی رہنا، سنی جینا، سنی مرنا، سنی اٹھنا خبر دار، خبر دار کسی گستاخ، کسی بد مذہب سے یارانہ نا کرنا۔

ایک اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام وفقہائے ذوی الاحترام مسئلہ ذیل میں کہ زید سنی حنفی عالم ومفتی ہے، اس نے اپنے اور اپنے ادارے کے نام سے ایک اعلان بایں الفاظ واٹ سپ کے ذریعہ عام کیا کہ ہمارے شہر اور اس کے مضافات میں چاند کہیں نظر نہیں آیا، ہمارے ادارہ سے متعلق پورنیہ کیشنری کے فلاں عالم اور ان کے مدرسہ کے طلبہ نے چاند دیکھا۔ لہذ ۲۹/ رمضان ۱۴۴۰ھ کی رؤیت ہلال کا اعتبار کرتے ہوئے ۵/ جون ۲۰۱۹ء کو عید ہوگی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ اعلان پٹنہ کے ایک عالم صاحب نے کیا۔ ان کا یہ اعلان تقریباً ۸/ بجے شب کو عام ہوا۔ پٹنہ اور پورنیہ کی مسافت اتنی ہے کہ پورنیہ سے پٹنہ شہادت کے ارسال وترسیل میں کم وبیش ۷/۸ گھنٹے درکار ہیں۔ ایسی

Scanned by CamScanner

صورت میں مغرب کے چند منٹوں کے بعد پٹنہ کے عالم صاحب کا اعلان، کیا شرعاً معتبر ہے؟ ان کے اعلان پر عید کرنا جائز ہے؟ جن لوگوں نے نماز عید ادا کر لی ان کے بارے میں حکم شرع کیا ہے؟ ایسا اعلان کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر پٹنہ، دلی، لکھنؤ سے کوئی عالم اعلان کرتا ہے تو اس کا اعلان کہاں تک قابل عمل ہے؟ کیا کسی صوبہ کی راجدھانی سے ہونے والا اعلان پورے صوبہ کے مسلمانوں کے لئے کافی ہے؟ بعض لوگوں نے صوبائی سطح پر کوئی ادارہ یا تنظیم رجسٹرڈ کرالیا تو کیا اس بنیاد پر اس ادارہ کا اعلان پورے صوبہ کے لئے کافی ہوگا۔ اگر شرعاً ایسا ہے تو پھر بریلی شریف، اجمیر شریف وغیرہ کے اعلان پر پورے ملک کے مسلمانوں کے روزہ رکھنے یا عید کرنے میں کیا کوئی شرعی حرج ہے؟

امید ہے کہ مرکز اہلسنت بریلی شریف کے ذمہ دار فقہاء، علماء جن کے گردنوں پر شریعت کا بار ہے اور جن کے دست کرم میں امت کے ایمان وعمل کے اصلاح وترغیب کی ڈور ہے۔ وہ ضرور ضرور اپنی ذمہ داریوں اور ملی اتحاد کا پاس ولحاظ فرماتے ہوئے قرآن وسنت اور فتاویٰ اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم وعلمائے حق کی روشنی سے ہم کوتاہ نظروں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے۔ اطمینان وتصدیق کے لئے پٹنہ والے اعلان کی فوٹو کاپی ساتھ میں منسلک ہے۔

المستفتی: محمد ملک الظفر قادری رضوی، مہتمم دارالعلوم خیریہ شہسرام (بہار)

بمعرفت: عبدالصمد قادری رضوی نوری

قادری منزل رضوی گلی محلہ بابوگنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

۲۱/شوال ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۵/جون ۲۰۱۹ء سہ شنبہ

Scanned by CamScanner

٩٢/٧٨٦

الجواب:۔ روزہ رکھنے اور عید کرنے کی بابت شریعت کا بنیادی حکم یہ کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید کرو، اور اگر ۲۹/ کو چاند نہ دکھے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو، بخاری شریف میں ہے،" ولا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ" لہٰذا روزہ رکھنے یا عید کرنے کا دارومدار رویت ہلال پر ورنہ شہادت شرعیہ پر ہے فی زمانہ آلات جدیدہ مثلاً موبائل، ٹیلی فون، فیکس وغیرہ کے ذریعہ چاند کی خبر غیر معتبر ہے، سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں" تار محض بے اعتباریوں ہی ٹیلی فون اگر خبر دہندہ پیش نظر نہ ہو" دوسری جگہ رقم طراز ہیں" ٹیلی فون دینے والا اگر سننے والے کے پیش نظر نہ ہو تو امور شرعیہ میں اس کا کچھ اعتبار نہیں، اگرچہ آواز پہچانی جائے کہ آواز مشابہ آواز ہوتی ہے، اگر وہ کوئی شہادت دے معتبر نہ ہوگی، اور اگر وہ کسی بات کا اقرار کرے تو سننے والے کو اس پر گواہی دینے کی اجازت نہیں، ہاں اگر وہ اس کے پیش نظر ہے جسے دوبدو آمنے سامنے سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی اس کی دونوں آنکھیں اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے ہوں، ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہو اور ٹیلی فون کا واسطہ صرف بوجہ آسانی آواز رسانی کے لئے ہو، کہ اتنی دور سے آواز پہنچنا دشوار تھا" (فتاوی رضویہ صفحہ ۲۹_۵۲۸ جلد ۴)

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" اخبار یا ٹیلی فون یا ریڈیو وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں" (فتاویٰ امجدیہ صفحہ ۳۹۳ جلد ۱)

حضرت بحر العلوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" تار، خط، ٹیلی فون وغیرہ کی خبر سے چاند ثابت نہیں ہوتا" (فتاویٰ بحر العلوم صفحہ ۲۵۶)

Scanned by CamScanner

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف میں بھی یہی فیصلہ ہوا کہ ''رویت ہلال کے وہ اعلان جو ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون کے ذریعہ ہوا گرچہ ایک شہر کیلئے ہونا معتبر ہے'' لہٰذا جب پٹنہ میں چاند ۲۹ر کو نظر نہ آیا تو عالم صاحب کا اعلان شرعاً غیر معتبر وخلاف شرع ہے، ایسے اعلان پر عید کرنا گناہ کبیرہ ہے، اعلان کرنے والے اور اس کے اعلان پر عید کرنے والوں پر علانیہ توبہ کرنا ضروری ہے، اگر کوئی عالم پٹنہ، دہلی یا لکھنؤ سے چاند کا اعلان مطابق شرع کرے گا تو اس کا دائرہ وہی شہر اور حوالی شہر ہوگا جس شہر سے اعلان ہوگا دوسرے شہر کے لئے غیر معتبر ہوگا، لہٰذا راجدھانی سے کیا گیا اعلان راجدھانی شہر اور اس کے مضافات کے لئے ہی معتبر ہوگا دوسرے شہر کے لئے نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد افضال رضوی

فتویٰ نمبر ۶۴۱۹/۵ مرکزی دارالافتاء ۸۲ر سوداگران بریلی شریف

۲۳ر شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۷ر جون ۲۰۱۹ء

صحّ الجواب: فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہٗ

۲۵ر شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

سائل کی بیان کردہ صورت حال مظہر ہے کہ عالم پٹنہ کا اعلان مذکور، ثبوت ہلال کے طرق شرعیہ (مذکورہ فی الرضویہ وغیرھا من المعتمدات) کے برخلاف ہوا کیوں

کہ ان کے حضور کوئی شہادت شرعیہ برویت ہلال نہیں آئی نہ شہادت پر شہادت شرعیہ پہنچی۔ لگتا ہے وہ اس نظریہ کے پیرو ہیں کہ یہ جدید ذرائع ابلاغ کی خبر شرعا معتبر ہے اسی لئے انہوں نے اپنے فیصلہ کی بنیاد عالم پورنیہ کی طرف سے آئے ہوئے فون کی خبر پر رکھی اور اسی کو کافی وافی مان لیا جس کا انہیں ہرگز کوئی حق واختیار نہیں تھا۔ بالجملہ ان سے اس (فیصلہ لینے اور اعلان کرنے) میں کھلی ہوئی خطا ہوئی بے شک ان کا وہ اعلان غلط تھا، شریعت کی موافقت میں ہرگز نہیں ہوا۔ اس قسم کی روش ونظر کو کتابوں کی روشنی میں ضرور یہی کہنا ماننا پڑے گا کہ وہ اتباع شرع ہرگز نہیں بلکہ اتباع ھویٰ ہے۔

والجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد صالح قادری بریلوی غفرلہ

۲۴ رشوال ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۸ رجون ۲۰۱۹ء

الجواب ۸۶/۷/۹۲:۔ کٹیہار وغیرہ میں عام طریقہ سے چاند نظر آیا تو کیا پٹنہ کے عالم صاحب کے نزدیک اس کا ثبوت شرعی طریقہ سے ہوا؟ اگر شرعی طریقہ سے اس کا ثبوت ان کے نزدیک نہ ہوا تو پھر غیر شرعی طریقہ سے رؤیت کا اعلان چہ معنی دارد؟ کیا ان کے نزدیک درمختار کی یہ عبارت " یلزم اھل المشرق برویته اھل المغرب اذا ثبت عندھم رویة اولئک بطریق موجب " موجود نہیں کیا ان کی نظر اس عبارت پر نہیں ہے بیشک ہے ضرور ہے ان سے یہ پوشیدہ نہیں تو پھر انہوں نے غیر شرعی طریقہ کیوں اختیار کیا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فون وغیرہ کی خبروں میں نہ صرف آڑ بلکہ کوسوں کا فاصلہ ہوتا ہے ان پر کیوں کر احکام شرعیہ کی بنا ہو سکتی ہے لہذا پٹنہ، لکھنؤ، بریلی شریف وغیرہ کہیں بھی کسی مقام پر چاند ہو جائے تو پھر دوسری

Scanned by CamScanner

جگہ ان جگہوں کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب کہ ان کے نزدیک شرعی طریقوں میں کسی بھی طریقہ سے چاند کا ثبوت ہو جائے اگر دوسری جگہ چاند کا شرعی ثبوت قاضی شرع کے نزدیک ہو جائے اور وہ اعلان کر دے تو اس کا یہ اعلان اس کی حدود ولایت تک ہی معتبر ہوگا اس کی حدود ولایت سے باہر اس کے اعلان پر عمل درست نہ ہوگا کہ ہر قاضی اپنی حدود ولایت میں قاضی ہے اور اپنی حدود ولایت سے باہر عوام کا ایک فرد یعنی ہر قاضی کی قضا اس کی حدود ولایت تک محدود و محصور رہے گی اور اس کی حدود ولایت سے باہر نافذ نہ ہوگی نہ اس کی حدود ولایت سے باہر اس کے حکم پر عمل واجب ہوگا ایک قاضی دوسرے شہر یا دوسرے صوبہ کے قاضی کو خود واٹ سپ وغیرہ کے ذریعہ خبر دے تو اس پر عمل جائز نہیں کیونکہ کسی قاضی کی خبر اس کی حدود ولایت سے باہر شرعا حجت نہیں ہاں اس کا خط شرائط مخصوصہ کے ساتھ مقبول و معتبر ہوگا۔ والجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد عبید الرحمٰن رضوی غفرلہ، رضوی دارالافتا محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۴ رشوال المکرّم ۱۴۴۰ھ

الجواب:۔ سائل نے جو سوالات میں ذکر کیا ہے اگر وہ حق وصحیح ہے تو یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ جس طرح عوام میں یہ بلا تیزی کے ساتھ سرایت کر چکی ہے وہ بھی سعودیہ بلکہ دہلی لکھنؤ وغیرہ دیگر شہروں میں چاند ہو جانا اور ٹی وی، فون، واٹ سپ کے ذریعہ اس کا اعلان سن لینا اپنے زعم میں بڑا ثبوت سمجھتے ہیں اور چاند ہو گیا ہو گیا کا شور مچانے لگتے ہیں، مگر یہ تو عوام ہیں ان کے محض شور مچانے سے کیا شرعی ثبوت کا حکم دے دیا جائے گا، دور حاضر میں چند ایسے مولوی بھی پیدا ہو چکے ہیں جن کا ذہن ان ہی عوام کے مثل ہو گیا ہے اور وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا دینی رہنما تصور کرنے لگے ہیں اور اسی زعم

میں غیر شرعی اعلانات کرر ہے ہیں، ہندوستان میں یہ بلا عام ہوتی جا رہی ہے، مگر افسوس اس وقت زیادہ ہوتا ہے کہ جب کسی ذمہ دار دار الافتاء یا دار العلوم کے مفتی کی طرف سے ایسا اعلان ہوتا ہے اور وہ بانگ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں شہر میں جو سیکڑوں کیلومیٹر کی دوری پر ہے وہاں چاند ہو گیا فون سے موبائل سے خبر مل گئی ہے کہ فلاں روز عید ہے یہ شریعت اسلامیہ کے قوانین کو اپنی طبیعت کے سامنے مردہ کرنا ہے حالانکہ انہیں بھی معلوم ہے وہ بھی علم رکھتے ہیں کہ یہ مذہب کے سراسر خلاف ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

بہر حال پٹنہ کے عالم صاحب کا وہ اعلان ہرگز ہرگز درست نہیں اور جب اعلان درست و شرعی نہیں تو پھر اس پر عید کی نماز کیونکر درست ہو سکتی ہے اس کا وبال انہیں کے سر ہے۔

والجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر قادری سید کفیل احمد غفرلہ

خادم الافتاء والتدریس منظر اسلام بریلی شریف

۲۸ر شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہٖ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ۲۴،۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جد وجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر ملک وبیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ (۱) ازالۃ العار۔ (۲) حقیقت نکاح۔ (۳) مضامین بدر ملت۔ (۴) مکتوبات بدر ملت۔ (۵) رسائل بدر ملت۔ (۶) نورانی گلدستہ۔ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب۔ (۸) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ۔ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ۔ (۱۰) معارف بدر العلماء۔ (۱۱) وہابیت اپنے مکر وفریب کے آئینے میں۔ (۱۲) نوری یسرنا القرآن۔ (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح واضافہ۔ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول دوم۔ (۱۵) مناظرہ بریلی۔ (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقات اکابر اہلسنت۔ (۱۷) تین اعتقاد رشتے۔ (۱۸) ہدایۃ البرایہ۔ (۱۹) حدائق بخشش۔ (۲۰) ذوق نعت (۲۱) سامان بخشش۔ (۲۲) نور ہدایت۔ (۲۳) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ۔ (۲۴) تقریر منیر۔ (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی ﷺ۔ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت۔ (۲۷) تلمیحات رضا۔ (۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام۔ (۲۹) تحقیقی محاسبہ۔ (۳۰) مسئلہ مرغوب۔ (۳۱) فیضان دعا۔ (۳۲) تجانب اہلسنۃ۔ (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے۔ (۳۴) امتیاز اہلسنت۔ (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ۔ (۳۶) فتاویٰ بدر العلماء۔ (۳۷) اربعین شدت۔ (۳۸) لہو بولتا بھی ہے (۳۹) الصوارم الہندیہ مع جدید تصدیقات۔ (۴۰) بد مذہبوں سے میل جول (۴۱) قبالۂ بخشش (۴۲) اقوم البیان بأنّ الحَبِيبُ لَا يَـخْلُو منه زمان ولا مكان (۴۳) مدار نجات (۴۴) پیکر رشد ہدایت حضور بدر ملت۔ اس کے علاوہ دور حاضرہ کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزار ہا ہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے قبر وبرزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

فقیر عبد الصمد قادری اورنگ آبادی
قادری منزل رضوی گلی محلہ، بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار
۲۱/ ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶/ جولائی ۲۰۱۹ء
6203334358

Scanned by CamScanner

دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر یہ بدی سے پاک ہوتو اس میں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔تو یہ روح کی غسل ہے اوجتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ معافی اور توبہ کی توفیق بھی مقدر والے کونصیب ہوتا ہے ورنہ آنکھوں پر لو ہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔

انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی جاتی ہے۔امام غزالی احیاء العلوم میں ارشاد فرماتے ہیں:۔توبہ کے تین رکن ہیں۔اپنے کیے پر شرمندہ ہونا۔اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی چاہنا اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔

اس شخص کے لئے کبھی موت نہیں جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔تکبر اور غصہ عقل کا چراغ گل کر دیتا ہے۔سلامتی اسی میں ہے کہ غیر ضروری بات نہ کی جائے، جب تک مچھلی کا منہ بند رہتا ہے وہ کانٹے کی گرفت میں نہیں آتی۔ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہوتے ہیں۔

قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

شریعت کے پابند رہو۔جس قدر شریعت کی اتباع کروگے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام ونمود کی خاطر نہیں۔نماز، روزہ، صدقہ خیرات اور قربانی تو فرائض و واجبات میں سے ہیں۔اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔جو پیر مریدوں کا محتاج ہو وہ میرے نزدیک پیر ہی نہیں۔شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔سلسلہ تو بس ایک ہی ہے۔قادری باقی سلاسل سب اس کے بیچ میں آجاتے ہیں۔نجد کی مٹی میں خیر نہیں شر ہی شر ہے۔عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہی قبولیت کی علامت ہے۔مگر بندے کو کوشش کرنا چاہئے۔ ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔یا غوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر سے رہو گے۔

Scanned by CamScanner

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہ تعالیٰ وبعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ۲۴، ۲۵ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدو جہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہوکر ملک و بیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے:

(۱) ازالۃ العار (۲) حقیقتِ نکاح (۳) مضامین بدرِ ملت (۴) مکتوباتِ بدرملت (۵) رسائلِ بدرملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکار غوث وخواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارفِ بدرالعلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکروفریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسرنا القرآن (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح واضافہ (۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول دوم (۱۵) مناظرہ بریلی (۱۶) لاوڈاسپیکر مع تحقیقاتِ اکابر اہلسنت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوقِ نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نورِ ہدایت (۲۳) احکام شرعیہ برعقائد وہابیہ (۲۴) تقریر منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شیر سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضان دعا (۳۲) تجانب اہلسنت (۳۳) طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلسنت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدرالعلماء (۳۷) اربعین شدت (۳۸) لہو بولتا بھی ہے (۳۹) الصّوارم الہندیہ مع جدید تصدیقات (۴۰) بدمذہبوں سے میل جول (۴۱) قبالۂ بخشش (۴۲) اقوم البیان بانّ الحبیب لا یَخلُو منه زمان ولا مکان (۴۳) مدارنجات (۴۴) پیکر رشد ہدایت حضور بدرملت۔ اس کے علاوہ دور حاضرہ کے فرقہائے باطلہ وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزارہاہزار پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپواکر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگار عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاحین حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا وخوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہ بالخیر فرمائے قبر وبرزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

فقیر عبدالصمد قادری اورنگ آبادی

قادری منزل رضوی گلی محلہ، بابوگنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار

۲۱ر ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۶ر جولائی ۲۰۱۹ء

6203334358

Tanzeem Faizan E Ala Hazrat

Sewendih, Azad Nagar, Dist. Bokaro (Jharkhand)

Scanned by CamScanner